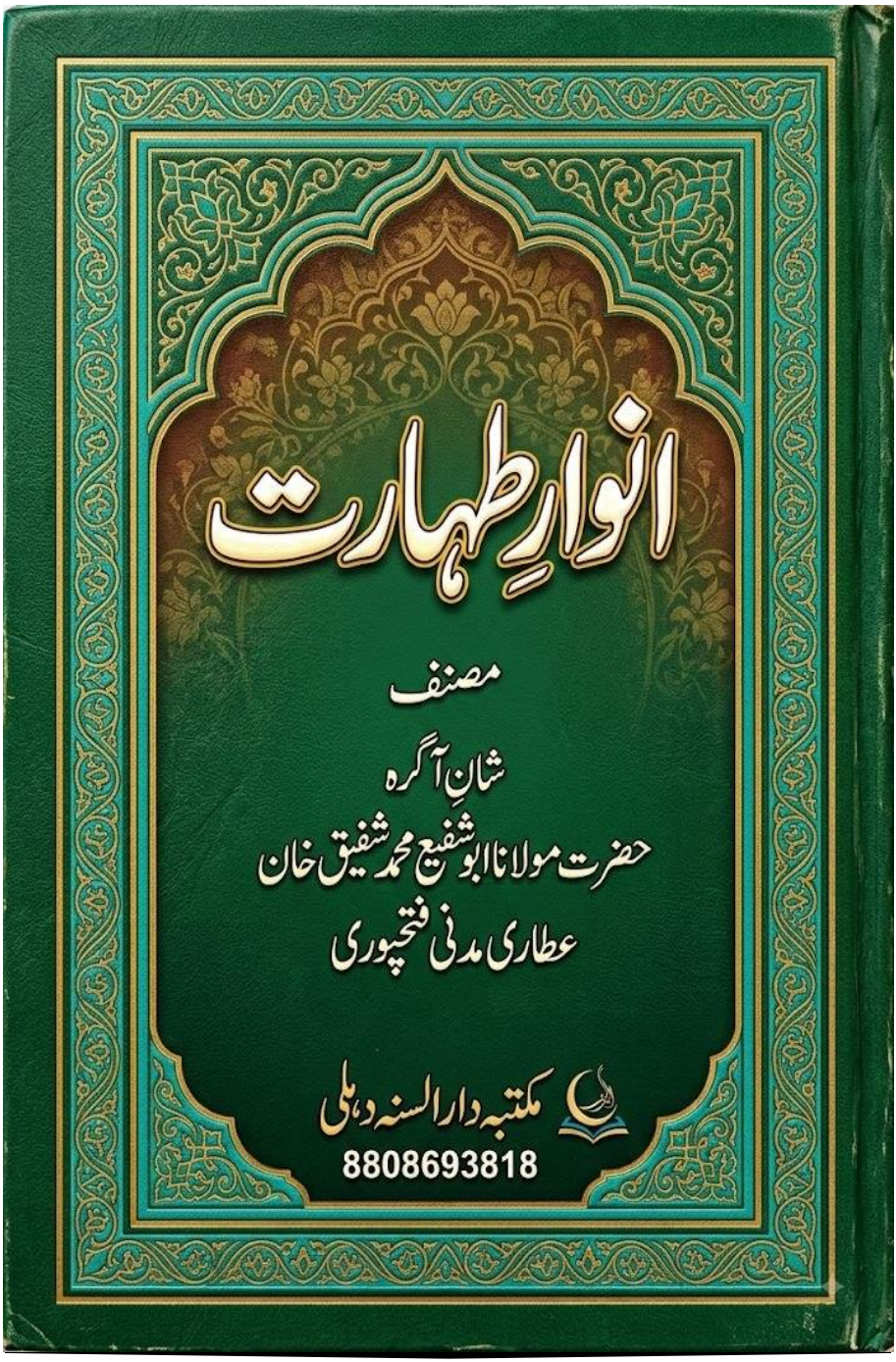
انوارِ طہارت
مصنف
شانِ آگرہ
حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان
عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ دہلی
8808693818

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

طہارت کے عنوان پر مشتمل کتاب بنام:

انوارِ طہارت

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے:

☆... نجاستوں کا بیان

☆... ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کا بیان

☆... حیض و نفاس کا بیان

☆... وضو کا بیان

☆... موزوں پر مسح کا بیان

☆... غسل کا بیان

☆... پانی کا بیان

☆... تیمم کا بیان

مصنف

شانِ آگرہ، خلیفۂ انوارِ ملت و نعمانِ ملت حضرت مولانا ابو شفیع

محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

طہارت کے عنوان پر مشتمل کتاب بنام:

انوارِ طہارت

1448ہجری 2026عیسوی

Page: MRP:

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan e Madina, Block F 1, Tajnagri 2,

Tajganj Agra 282001

CONTACT NUMBER: +91 8808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس mail id پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب:

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

فہرست

مصنف کا تعارف 5

نام ونسبت 5

دینی ماحول سے وابستگی 5

آغازِ تدریس وتصنیف 6

خلافت واجازت 6

خدمتِ دین 7

نَجَاسَتُوں کا بیان 8

ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کا بیان 18

حیض ونفاس کا بیان 28

وضو کا بیان 32

موزوں پر مسح کا بیان 44

غسل کا بیان 47

پانی کا بیان 56

تیمم کا بیان 61

مصنف کی کتابوں کا تعارف 68

مصنف کا تعارف

نام ونسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَکَوْلی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر

درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی اردو شرح بنام ''شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح'' تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

ستمبر 2014ء میں خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی انوار الحق صاحب نے اور 25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ تادمِ تحریر حضرت کی اردو ہندی دونوں زبانوں میں تصنیف کی تعداد 100 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔ نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

کے QR Code کا Location

جس جامعۃ المدینہ میں شانِ آگرہ حضرت مولانا

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

2014 سے اب تک (2026) تدریس

فرماتے ہیں

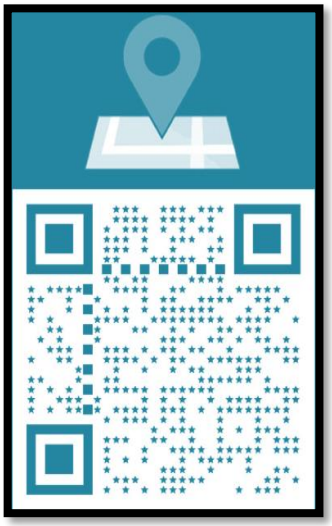

نَجَاسَتُوں کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرْمَانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔

(فِردُوسُ الاخبار ج۱ص ۴۲۲ حدیث ۳۱۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

سوال: طہارت کا کیا معنی ہے؟

جواب: طہارت کے معنی ہیں گندگی اور ناپاکی دور کرنا، گندگی روحانی بھی ہوتی ہے اور جسمانی بھی، لہٰذا طہارت بھی روحانی اور جسمانی ہے، ان دونوں طہارتوں کی بہت قسمیں ہیں کیونکہ گندگیاں بہت قسم کی ہیں۔ طہارت جسمانی دو طرح کی ہے: طہارت حقیقی اور طہارتِ حکمی۔ طہارت حقیقی: گندگیٔ حقیقی یعنی خبث کو دور کرنا، اور طہارت حکمی: حکمی گندگی یعنی حدث کو دور کرنا۔

سوال: نَجاست کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: (۱) نجاستِ حکمیہ۔ (۲) نجاستِ حقیقیہ۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۳۸۹)

سوال: نجاستِ حکمیہ کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاستِ حکمیہ وہ نجاست ہے جو نظر نہ آئے، اور اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱)۔۔۔حدثِ اصغر: وہ حدث ہے جس سے آدمی بے وضو ہو جاتا ہے۔ اور اس سے پاکی حاصل کرنے کو **طہارتِ صغریٰ** کہتے ہیں۔

(۲)۔۔۔حَدَثِ اکبر: وہ حدث ہے جس سے آدمی بے غسل ہو جاتا ہے۔ اور اس سے پاکی حاصل کرنے کو **طہارتِ کبریٰ** کہتے ہیں۔

سوال: نجاستِ حکمیہ کو حکمیہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: نجاستِ حکمیہ کو حکمیہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس ناپاکی سے پاکی حاصل کرنے کو شریعت نے حکم دیا ہے حالانکہ عقل کے مطابق یہ کوئی نجاست نہیں کیونکہ جب کسی نے پیشاب کیا اور پیشاب کی جگہ کو دھل لیا تو عقل کہتی ہے کہ وہ پاک ہے مگر شریعت کا حکم ہے کہ ابھی پاک نہیں ہے جب تک کہ وضو نہ کرلے۔ اور یہی بات منی کے نکلنے سے غسل کے فرض ہونے میں ہے۔

سوال: پیشاب اور منی ایک ہی جگہ سے خارج ہوتے ہیں لیکن پیشاب سے وضو اور منی سے غسل فرض ہوتا ہے ایسا کیوں؟

جواب: پیشاب اور منی ایک ہی جگہ سے خارج ہوتے ہیں لیکن پیشاب سے وضو اور منی سے غسل فرض ہوتا ہے اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ شریعت نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ اور دوسرا جواب یہ ہے کہ پیشاب نکلتے وقت اس کا اثر بدن کے تمام اعضا پر نہیں پڑتا اس لئے وضو کا حکم دیا گیا جبکہ منی نکلتے وقت بدن کے تمام اعضا پر اس کا اثر پڑتا ہے، اور لذت حاصل کرنے میں سب شریک ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ منی کے نکلنے کے بعد تمام اعضا سست پڑ جاتے

ہیں،لہذا تمام اعضا کو دھونے کا حکم دیا گیا، پس انہی وجوہات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے پیشاب کے بعد وضو اور منی کے بعد غسل کا حکم دیا گیا۔

سوال: نجاستِ حقیقیہ کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاستِ حقیقیہ وہ نجاست ہے جو نظر آئے، اور اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱)۔۔۔ نجاستِ غلیظہ: وہ نجاست ہے جس کا حکم سخت ہو۔

(۲)۔۔۔ نجاستِ خفیفہ: وہ نجاست ہے جس کا حکم ہلکا ہو۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۳۸۹)

سوال: نجاستِ غلیظہ کتنی مقدار میں لباس یا بدن پر لگ جائے تو اس کا دور کرنا فرض، واجب اور سنّت ہوتا ہے؟ اور یہ نجاست لگی ہونے کی صورت میں نماز پڑھی تو ایسی نماز کا حکم کیا ہے۔

جواب: نَجاستِ غَلیظہ لباس یا بدن پر لگ جائے تو اس کا حکم یہ ہے:

(۱)۔۔۔ **اگر کپڑے یا بدن پر ایک دِرہَم سے زیادہ** لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بغیر پاک کئے اگر نَماز پڑھ لی تو نَماز نہ ہوگی۔ اور اس صورت میں جان بوجھ کر نَماز پڑھنا سخت گناہ ہے، اور اگر نَماز کو ہلکا جانتے ہوئے اس طرح نَماز پڑھی تو کفر ہے۔

(۲)۔۔۔ **نَجاستِ غلیظہ اگر دِرہَم کے برابر** کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہو تو اس کا پاک کرنا واجِب ہے اگر بِغیر پاک کئے نَماز پڑھ لی تو نماز مکروہِ تحریمی ہوگی اور ایسی صورت میں کپڑے یا بدن کو پاک کر کے دوبارہ نَماز پڑھنا واجب ہے، جان بوجھ کر اِس طرح نَماز پڑھنی گناہ ہے۔

(۳)۔۔۔اگر نجاستِ غلیظہ درہم سے کم کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا پاک کرنا سُنّت ہے اگر بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، مگر خلافِ سنّت، ایسی نماز کو دہرا لینا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۳۸۹)

سوال: نجاستِ غلیظہ کے دلدار (گاڑھی) یا رقیق (یعنی پتلی) ہونے کے اعتبار سے درہم کا اندازہ کیسے کیا جائے گا؟

جواب: **نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہو** مثلاً: پاخانہ، لید وغیرہ تو دِرہم سے مُراد وَزن میں ساڑھے چار ماشہ (یعنی 4 گرام 374 ملی گرام) ہے۔

اور **اگر نَجاستِ غَلیظہ پتلی ہو** جیسے پیشاب وغیرہ تو دِرہم سے مُراد لمبائی چوڑائی ہے اس کی پہچان یہ ہے کہ ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھئے اور اس پر آہستگی سے اِتنا پانی ڈالئے کہ اس سے زیادہ پانی نہ رُک سکے، اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اُتنا بڑا دِرہم سمجھا جائے گا۔

(بہارِ شریعت حصہ ۲ ص۱۱۱)

نوٹ: بعض لوگ درہم کی مثال ایک یا پانچ روپے کے سکّے کے برابر ہی سمجھتے اور سمجھاتے ہیں یہ طریقہ درست نہیں ہے، کیونکہ سکّہ تبدیل ہوتا رہتا ہے اور اس کی لمبائی چوڑائی میں فرق آتا رہتا ہے، لہٰذا اس کی مثال نہ دی جائے۔

سوال: نجاستِ خفیفہ کتنی مقدار میں لگی ہو تو اس کا دور کرنا ضروری ہے؟

جواب: نَجاستِ خفیفہ کے دو حکم ہیں:

(۱)۔۔۔ پہلا یہ ہے کہ کپڑے کے جس حصّے یا بدن کے جس عُضو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے تو مُعاف ہے، مَثَلاً آستین میں نَجاستِ خَفیفہ لگی ہوئی ہے تو اگر آستین کی

چوتھائی سے کم ہے یا دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے یا اسی طرح ہاتھ میں لگی ہے تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے تو مُعاف ہے یعنی اس صورت میں پڑھی گئی نماز ہو جائے گی۔

(۲)۔۔۔ اور دوسرا یہ کہ اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر پاک کئے نماز نہ ہو گی۔

(بہارِ شریعت ج۱، ص۳۸۹)

سوال: کتنی مقدار میں نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ میں سے کوئی کسی پتلی چیز مثلاً پانی یا دودھ میں گر جائے تو اسے ناپاک کر دے گی؟ نیز نجاستِ غلیظہ، خفیفہ باہم آپس میں مل جائیں تو کس نجاست کا حکم لگے گا؟

جواب: نَجاستِ غلیظہ اور خفیفہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے ہیں یہ احکام اسی وقت ہیں جبکہ بدن یا کپڑے میں لگے۔ اگر کسی پتلی چیز مَثَلاً دودھ یا پانی میں نَجاست پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ دونوں صورَتوں میں وہ دودھ یا پانی جس میں نَجاست پڑی ہے ناپاک ہو جائے گا اگرچِہ ایک ہی قطرہ نَجاست پڑی ہو۔ نیز نَجاست خفیفہ اگر نَجاستِ غلیظہ میں مل جائے تو وہ تمام نَجاستِ غلیظہ ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۲، ۱۱۳)

نجاستِ غلیظہ و خفیفہ کی مثالیں

سوال: نجاستِ غلیظہ کون کون سی ہیں؟ ان کی مثالیں کیا ہیں؟

جواب: نجاستِ غلیظہ کی چند صورتوں کے تحت مثالیں:

(1)۔۔۔ انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجِب ہو نَجاستِ غلیظہ ہے۔ جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، حَیض و نِفاس و اِستحاضے کا خون، مَنی، مَذی، وَدی۔ دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے، یونہی ناف یا پِستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے، نَجاستِ غلیظہ ہے، دودھ پیتے بچے اور بچی کا پیشاب، پاخانہ بھی نجاستِ غلیظہ ہے۔

(۲)۔۔۔ خشکی کے ہر جانور (خواہ حلال ہو یا حرام) کا بہتا خُون اور مُردار کا گوشت اور چربی۔

(۳)۔۔۔ حرام چوپائے کا پیشاب اور پاخانہ۔ جیسے کُتّا، شَیر، لُومڑی، بلّی، چوہا، گدھا، خَچّر، ہاتھی اور سُوَر۔

(۴)۔۔۔ ہر حلال چوپائے کا صرف پاخانہ۔ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی۔

(۵)۔۔۔ ایسے حلال پرندے جو اونچا نہ اُڑ سکتے ہوں ان کی بِیٹ: جیسے مرغی اور بطخ، چھوٹی ہو یا بڑی۔ مزید یہ کہ چھپکلی یا گرگٹ کا خون۔ ہاتھی کے سُونڈ کی رُطوبت اور شیر، کتّے، چیتے اور دوسرے درندے چَوپایوں کا لُعاب (یعنی تھوک) نَجاستِ غلیظہ ہے۔

(۶)۔۔۔ ہر قسم کی شراب اور سوئر کا گوشت، ہڈی اور بال۔ اگرچہ ذبح کیا گیا ہو۔

(بہارِ شریعت ج۱، ص۳۹۰۔۳۹۱)

سوال: نجاستِ خفیفہ کون کون سی ہیں؟ ان کی مثالیں کیا ہیں؟

جواب: نجاستِ خفیفہ کی چند صورتوں کے تحت مثالیں:

(۱)۔۔۔ حلال چوپائے یعنی جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا صرف پیشاب۔ (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا)

(۲)۔۔۔ گھوڑے کا پیشاب۔

(۳)۔۔۔ ایسے حرام پرندے جو اونچا اڑتے ہیں اور ان کا گوشت نہیں کھایا جاتا خواہ شکاری ہوں یا نہیں۔ (جیسے کوّا، چیل، شِکرہ، باز) ان کی بِیٹ نَجاستِ خفیفہ ہے۔

(بہارِ شریعت ج۱، ص۳۹۱)

سوال: حلال چوپائے کے پیشاب کو خفیفہ اور پاخانے کو غلیظہ کیوں قرار دیا گیا؟ اس کی کیا حکمت ہے؟

جواب: حلال چوپائے کے پیشاب کو خفیفہ اور پاخانے کو غلیظہ قرار دینے میں یہ حکمت ہے کہ پچھلے زمانے میں ہر ایک آدمی جانور پالتا تھا، اور جانور جب پیشاب کرتا ہے تو اس کی چھینٹے دور تک جاتی ہیں جس سے آدمی کا کپڑا و بدن آلودہ ہو جاتا تھا، اب اگر حلال جانور کے پیشاب کو غلیظہ قرار دیا جاتا تو تو ہر نماز میں کپڑا بدلنا پڑتا جس سے حرج لازم آتا، اس لئے پیشاب کو خفیفہ قرار دے کر لوگوں کو آسانی فراہم کی گئی ہے، جبکہ پاخانہ کی چھینٹوں کا معاملہ ایسا نہیں۔

سوال: حلال پرندوں کی بیٹ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسے حلال پرندے جو اونچا اڑتے ہیں اور ان کا گوشت بھی کھایا جاتا ہے ان کی بیٹ پاک ہے جیسے چڑیا، کبوتر، مینا، مرغابی وغیرہ۔ اور چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۳۹۱)

سوال: دودھ پیتے بچے کے پیشاب کا کیا حکم ہے؟

جواب: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نَجاستِ غلیظہ ہے۔ یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے۔ یونہی شِیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر منہ بھر ہے تو نَجاستِ غلیظہ ہے۔ ("الفتاوی الرضویہ"، ج۱، ص۲۱۶۔ بہارِ شریعت ج۱، ص۳۹۰)

سوال: اگر مختلف جگہوں میں نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ لگی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نَجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے، تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد، نَجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔

("الدر المختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، مطلب: إذا صرح... إلخ، ج۱، ص۵۸۲)

سوال: مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں، کھٹمل اور مچھر کے خون کا کیا حکم ہے؟

جواب: مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں، کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔

("الدر المختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرۃ... إلخ، ج۱، ص۵۷۹، وغیرہ)

سوال: ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا پاک میں ناپاک کپڑا لپیٹا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا پاک میں ناپاک کپڑا لپیٹا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نَم ہو گیا تو ناپاک نہ ہو گا بشرطیکہ نَجاست کا رنگ یا بو اس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو، ورنہ نم ہو جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں! اگر بھیگ جائے تو ناپاک ہو جائے گا اور یہ اسی صورت میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہوا ہو اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے تو وہ پاک کپڑا نم ہو جانے سے بھی نجس ہو جائے گا اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہو گیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چُھوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔ (''الدر المختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، ج۱، ص۶۱۷)

سوال: بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نجس ہو گئے اور سیل ہے تو نہیں۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ وإحکامھا، الفصل الثانی، ج۱، ص۴۷)

سوال: ناپاک چیز کا دھواں پاک کپڑے یا بدن کو لگے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ناپاک چیز کا دھواں پاک کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں۔ یونہی ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اُٹھیں ان سے بھی نجس نہ ہو گا اگرچہ ان سے پورا کپڑا بھیگ جائے، ہاں! اگر نجاست کا اثر اس پاک کپڑے یا بدن میں ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا۔ اُپلے کا دُھواں روٹی میں لگا تو روٹی ناپاک نہ ہوئی۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ وإحکامھا، الفصل الثانی، ج۱، ص۴۷)

سوال: پاخانہ سے مکھیاں اُڑ کر کپڑے پر بیٹھیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: پاخانہ سے مکھیاں اُڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہو گا۔

(''المحیط البرہانی''، کتاب الطہارات، الفصل السابع فی النجاسات وإحکامہا، ج۱، ص۲۱۶)

سوال: راستے کی کیچڑ کا کیا حکم ہے؟

جواب: راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی ہو گئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔ سڑک پر پانی چِھڑکا جا رہا تھا، زمین سے چھینٹیں اُڑ کر کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہوا مگر دھو لینا بہتر ہے۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الطہارۃ، مطلب فی العفو عن طین الشارع، ج۱، ص۵۸۳)

سوال: آدمی کی تھوڑی سی کھال یا ناخن جسم سے جدا ہو کر پانی میں پڑ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: آدمی کی کھال اگرچہ ناخن برابر، تھوڑے پانی (یعنی دَہ در دَہ سے کم) میں پڑ جائے، وہ پانی ناپاک ہو گیا اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔ (''غنیۃ المصلی''، بیان النجاسۃ، ص۱۰۸)

سوال: جیب میں پیشاب یا خون کی شیشی رکھ کر نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: جیب وغیرہ میں پیشاب یا خون یا شراب کی شیشی ہے اور اس حال میں نماز پڑھی تو نہ ہو گی، اور جیب میں انڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی کیونکہ انڈے کی زردی پاک ہے اور وہ اصل میں خون نہیں۔ (''غنیۃ المتملی''، فصل فی الآسار، ص۱۹۷)

سوال: کُتّا بدن یا کپڑے سے چھو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: کُتّا بدن یا کپڑے سے چھو جائے، تو اگرچہ اس کا جِسْم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں! اگر اس کے بدن پر نَجاست لگی ہو تو اور بات ہے (یعنی تب ناپاک ہو جائے گا) یا اس کا لُعاب لگے تو ناپاک کر دے گا۔ (''الفتاوی الرضویۃ''، ج۴، ص۴۰۱)

سوال: کفار اور فساق کے استعمالی کپڑوں کو استعمال کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: فاسقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں اِحْتِیاط یہی ہے کہ رومالی پاک کر لی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کر کے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفّار کے ان کپڑوں کے پاک کر لینے میں تو بہت خیال کرنا چاہئے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۴۰۵)

ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ فرشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔ (ابنِ عساکر ج۴۳ص۱۴۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: نَجَس اور نَجِس میں کیا فرق ہے؟

جواب: نَجَس (جیم کے فتحہ کے ساتھ) عینِ نجاست کو کہتے ہیں یعنی جو بذاتِ خود ناپاکی ہو جیسے پیشاب ، پاخانہ، لید، گوبر، خون، شراب وغیرہا۔ اور نَجِس (جیم کے کسرہ کے ساتھ) اس چیز کو کہتے ہیں جس میں نجاست لگ جائے یعنی پہلے وہ پاک تھی بعد میں نجاست کے لگنے کی وجہ سے ناپاک ہو گئی ہو جیسے کپڑا، بدن، برتن، زمین وغیرہ۔ (شرح الوقایہ، ص)

سوال: وہ چیزیں جو بذاتِ خود ناپاک ہوں وہ کیسے پاک ہوں گی؟

جواب: وہ چیزیں جو بذاتِ خود نَجَس ہیں (جن کو ناپاکی اور نَجاست کہتے ہیں) جیسے پیشاب، پاخانہ، شراب وغیرہا، ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں، مثال کے طور پر شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۳۹۶)

اسی طرح نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک و حلال ہے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، الفصل الاوّل، ج۱، ص۴۵.)

سوال: ناپاک بدن یاناپاک کپڑے کو کن چیزوں سے پاک کیا جاسکتا ہے؟

جواب: جو چیزیں بذاتِ خود نجس نہیں بلکہ کسی نَجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں مثلاً بدن یا کپڑا، ان کو پانی اور ہر رقیق یعنی بہنے والی چیز سے (جس سے نَجاست دور ہو جائے) دھو کر پاک کر سکتے ہیں، مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے نَجاست کو دور کر سکتی ہے تو بدن یا کپڑا ان سے دھو کر پاک کر سکتے ہیں۔

ہاں! بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ فضول خرچی ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۳۹۷)

سوال: مُستَعمَل پانی یاچائے سے کپڑا دھونے سے پاک ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! مستَعمَل پانی اور چائے سے کپڑا دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

(بہارِ شریعت ج۱، ص۳۹۷)

سوال: کیا دودھ، شوربا اور تیل سے کپڑا پاک ہو جائے گا؟

جواب: دودھ، شوربا اور تیل سے دھونے سے کپڑا پاک نہ ہو گا کہ ان سے نَجاست دور نہیں ہوتی بلکہ پھیلتی ہے کیونکہ ان میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

(''تبیین الحقائق''، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج۱، ص۱۹۴)

سوال: اگر کپڑے میں دلدار نجاست جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ لگ جائے تو کپڑے کو کیسے پاک کریں گے؟

جواب: نَجاست اگر دَلدار یعنی گاڑھی ہو جسے نجاستِ مَرئیّہ کہتے ہیں (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضَروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دُور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ

دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا، ہاں! اگر تین مرتبہ سے کم میں نَجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۱۹)

سوال: دلدار نجاست کو دھونے کے بعد اس کا اثر باقی رہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نَجاست دور ہو گئی مگر اس کا کچھ اثر یعنی رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے، ہاں! اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں، تین مرتبہ دھو لیا پاک ہو گیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، الباب السابع فی النجاسۃ وازالتھا، الفصل الاوّل، ج۱، ص ۴۲)

سوال: اگر کپڑے میں پتلی نجاست مثلاً پیشاب، شراب وغیرہ لگ جائے تو کپڑے کو کیسے پاک کریں گے؟

جواب: اگر نَجاست رَقِیق (یعنی پتلی جیسے پیشاب وغیرہ) ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بَقُوَّت (یعنی پوری طاقت سے) نچوڑنے سے پاک ہو گا اور قوّت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اِس طرح نِچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اُس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہو گا۔

پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی، اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بُوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔ (اس میں لازمی یہ احتیاط کیجئے کہ) اگر پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا، اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۰)

سوال: کیا کمزور شخص کا پاک کیا ہوا کپڑا طاقت ور شخص کے لئے پاک ہو گا؟

جواب: اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زِیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس (پہلے نچوڑنے والے) کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں، ہاں! اگر یہ دھوتا اور اِسی قدر نچوڑتا جس قدر پہلے والے نے نچوڑا تھا تو پاک نہ ہوتا۔ (بہار شریعت حصہ ۲ ص ۱۲۰)

سوال: جو چیزیں نچوڑنے کے قابل نہیں، ان کو کیسے پاک کریں گے؟

جواب: جو چیزیں نچوڑنے کے قابل نہیں ہیں (جیسے چٹائی، برتن، جُوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں یہاں تک کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، یونہی دو مرتبہ اَور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہو گئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سُوکھانا ضروری نہیں۔ یونہی جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یونہی پاک کیا جائے۔

(''البحر الرائق''، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج۱، ص ۴۱۳)

سوال: کیا کپڑے پاک کرنے کے اور بھی طریقے ہیں؟

جواب: جی ہاں! میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''کپڑے پاک کرنے کا طریقہ'' میں مزید دو طریقے نقل فرماتے ہیں:

(۱)۔۔۔ بالٹی میں ناپاک کپڑے ڈال کر اُوپر سے نل کھول دیجئے، کپڑوں کو ہاتھ یا کسی سَلاخ وغیرہ سے اِس طرح دَبوئے رکھئے کہ کہیں سے کپڑے کا کوئی حِصہ پانی کے باہَر اُبھرا ہوا نہ

رہے۔ جب بالٹی کے اُوپر سے اُبل کر اتنا پانی بہہ جائے کہ ظنِّ غالِب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تو اب وہ کپڑے اور بالٹی کا پانی نیز ہاتھ یا سلاخ کا جتنا حصّہ پانی کے اندر تھا سب پاک ہو گئے جبکہ کپڑے وغیرہ پر نَجاست کا اثر باقی نہ ہو۔ اِس عمل کے دَوران یہ احتیاط ضَروری ہے کہ پاک ہو جانے کے ظنِّ غالب سے قَبل ناپاک پانی کا ایک بھی چھینٹا آپ کے بدن یا کسی اور چیز پر نہ پڑے۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ ص ۳۰۔۳۱)

(۲)۔۔۔ نل کے نیچے ہاتھ میں پکڑ کر بھی پاک کر سکتے ہیں۔ مَثَلاً رومال ناپاک ہو گیا، تو بیسَن میں نل کے نیچے رکھ کر اتنی دیر تک پانی بہایئے کہ ظنِّ غالِب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا تو پاک ہو جائے گا۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ ص ۳۲)

سوال: واشنگ مشین میں کپڑے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: واشنگ مشین میں کپڑے ڈال کر پہلے پانی بھر لیجئے اور کپڑوں کو ہاتھ وغیرہ سے پانی میں دبا کر رکھئے تاکہ کوئی حصّہ ابھرا ہوا نہ رہے، اوپر کا نل کھلا رکھئے اب نچلا سُوراخ بھی کھول دیجئے، اِس طرح اوپر نل سے پانی آتا رہے گا اور نچلے سوراخ سے بہتا رہے گا جب ظنِّ غالب آجائے کہ پانی نَجاست کو بہالے گیا ہو گا تو کپڑے اور مشین کے اندر کا پانی پاک ہو جائے گا جبکہ نَجاست کا اثر کپڑوں وغیرہ پر باقی نہ ہو۔ ضَرورتاً مشین کے اوپری کنارے وغیرہ اچھے طریقے پر شروع ہی میں دھو لینے چاہئے۔ (کپڑے پاک کرنے کا طریقہ ص ۳۲)

سوال: جس چیز میں نجاست جذب نہ ہوتی ہو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نَجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن، یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھو لینا

کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑدیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔ (''البحر الرائق''، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج۱، ص۴۱۴)

سوال: کیا لگاتار تین بار دھونا ضروری ہے؟

جواب: یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں، بلکہ اگر مختلف وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں تین کی تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ وإحکامھا، الفصل الأول، ج۱، ص۴۳)

سوال: کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگ جائے تو کب پاک ہو گا؟

جواب: کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا، تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلّف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی، تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہو گا۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، مطلب فی حکم الصبغ...إلخ، ج۱، ص۵۹۱)

سوال: دری وغیرہ کو اگر بہتے پانی میں دھویا تو کب پاک ہو گا؟

جواب: دَری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہو جائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہو جائے کہ پانی نَجاست کو بہالے گیا پاک ہو گیا، کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۳۹۹)

سوال: کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یاد نہیں کہ کون سا حصہ ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہو گیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے، تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھو ڈالیں (یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو کہ کس حصہ میں ناپاکی لگی ہے اور اگر

معلوم ہے کہ مثلا آستین یا کَلی نجس ہو گئی مگر یہ نہیں معلوم کہ آستین یا کَلی کا کون سا حصہ ہے تو آستین یا کَلی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر اندازسے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھولے جب بھی پاک ہو جائے گا اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھولیا جب بھی پاک ہے مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اعادہ کرے اور جو سوچ کر دھو لیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، الفصل الاوّل، ج۱، ص۴۳) (بہارِ شریعت ج۱، ص۳۹۹)

سوال: کیا کچھ ایسی بھی چیزیں ہیں جن کو دھونا نہیں پڑتا بلکہ پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! لوہے کی چیز جیسے چُھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار، نجس ہو جائے، تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نَجاست کے دَلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یونہی چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۴۰۰)

یونہی آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے یا پتّے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، الفصل الاوّل، ج۱، ص۴۳)

سوال: منی بدن یا کپڑے میں لگ گئی تو کیسے پاک کریں گے؟

جواب: مَنی کپڑے یا بدن میں لگ کر خشک ہو گئی تو فقط مَل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ بعد مَلنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے۔ اوراگر منی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے یا منی کے ساتھ پیشاب لگ گیا، تو دھونے سے پاک ہو گا مَلنا کافی نہیں۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ وإحکامھا، الفصل الأول، ج۱، ص ۴۴)

اس مسئلہ میں عورت و مرد اور انسان و حیوان و تندرست و مریضِ جریان سب کی مَنی کا ایک حکم ہے۔ (''الدر المختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج۱، ص ۵۶۷)

سوال: موزے اور جوتے کو دھونے کے علاوہ کیسے پاک کر سکتے ہیں؟

جواب: موزے یا جوتے میں دَلدار نَجاست لگی، جیسے پاخانہ، گوبر، مَنی تو اگرچہ وہ نَجاست تر ہو کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ وإحکامھا، الفصل الأول، ج۱، ص ۴۴)

اور اگر مثل پیشاب کے کوئی پتلی نَجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں جب بھی پاک ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نَجاست سُوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔ (''الدر المختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الطہارۃ، باب الأنجاس، ج۱، ص ۵۶۲)

سوال: ناپاک زمین کیسے پاک ہو گی؟

جواب: ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نَجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے پاک ہو گئی، خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطہارۃ، الباب السابع في النجاسة وأحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص ۴۴)

سوال: کیا درخت، گھاس اور دیوار وغیرہ بھی خشک ہونے سے پاک ہو جائیں گے؟

جواب: درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو، یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہو گی بلکہ دھونا ضروری ہے۔ یونہی درخت یا گھاس سوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں تو طہارت کے لئے دھونا ضروری ہے۔ ("الفتاوى الخانية"، كتاب الطهارة، فصل في النجاسة التي تصيب الثوب... إلخ، ج۱، ص۱۲)

اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہے ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔ ("الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة وأحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص۴۴)

سوال: گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو چوہے کے آس پاس کا گھی نکال ڈالیں، باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہو گیا اس کا کھانا جائز نہیں، البتہ اس کام میں لا سکتے ہیں جس میں استعمالِ نَجاست ممنوع نہ ہو، تیل کا بھی یہی حکم ہے۔

("الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة وأحكامها، الفصل الأول، ج۱، ص۴۵)

سوال: ناپاک تیل کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ناپاک تیل کو پاک کرنے کے پانچ طریقے ہیں:

(۱)۔۔۔ناپاک تیل کی جتنی مقدار ہے اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں، پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں، یونہی تین بار کریں۔

(۲)۔۔۔یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے، یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہو جائے گا۔

(۳)۔۔۔یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہو جائے گا۔

(۴)۔۔۔اور یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار پاک کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو، نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہو جائے گا۔

(۵)۔۔۔اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہو جائے گا۔

بہتی ہوئی عام چیزیں، گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں اور اگر گھی جما ہو، اسے پگھلا کر انہیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں۔

("الفتاوی الرضویۃ"، ج۴، ص۳۷۸-۳۸۰)

حیض ونفاس کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا پُل صراط پر نور ہے ،جو روزِ جمعہ مجھ پر 80 بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے 80 سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(ابنِ عساکر ج۲ص۴۰۸حدیث۳۸۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: حیض، استحاضہ اور نفاس کسے کہتے ہیں؟

جواب: بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو، اُسے حَیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو اِستحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نِفاس کہتے ہیں۔ ("الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الأول في الحيض، ج۱، ص۳۶،۳۷)

سوال: عورت کو حیض آنے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: بالِغہ عورت کے بدن میں فطرتاً ضَرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے تاکہ حَمْل کی حالت میں وہ خون بچّے کی غذا میں کام آئے اور بچّے کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے اگر ایسا نہ ہو تو حَمْل اور دودھ پِلانے کے زمانے میں اِس کی جان پر بن جائے یہی وجہ ہے کہ حَمْل اور ابتدائے شِیر خوارگی (یعنی دودھ پلانے) میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حَمْل ہو اور نہ دودھ پلاناتب وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔ (بہار شریعت ج۱، ص۳۷۱)

سوال: حیض کی مدّت کتنی ہے؟

جواب: حَیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے، ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حَیض نہیں اور زِیادہ سے زِیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔

("الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنسائ، الفصل الأول، ج۱، ص۳۶)

سوال: حیض کا خون اگر دس دن سے زیادہ آیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: دس رات دن سے کچھ بھی زِیادہ خون آیا تو اگر یہ حَیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حَیض ہے بعد کا اِستحاضہ اور اگر پہلے اُسے حَیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زِیادہ ہو اِستحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حَیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حَیض کے باقی سات دن اِستحاضہ کے اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حَیض کے ہیں باقی اِستحاضہ۔ ("الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الأول في الحيض، ج۱، ص۳۷)

سوال: عورت کو کتنی عمر میں حیض آنا شروع ہوتا ہے اور کب تک آتا ہے؟

جواب: کم سے کم نو برس کی عمر سے حَیض آنا شروع ہوتا ہے اور انتہائی عمر حَیض آنے کی پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔

("الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنسائ، الفصل الأول، ج۱، ص۳۶)

لہذا نو برس کی عمر سے پہلے جو خون آئے اِستحاضہ ہے۔ یونہی پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے۔

("الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج۱، ص۳۶)

سوال: دو حیضوں کے درمیان کم سے کم کتنا فاصلہ ضروری ہے؟

جواب: دو حَیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے۔ یونہی نِفاس و حَیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نِفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ اِستحاضہ ہے۔

("الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب الحیض، ج۱، ص۵۲۴)

سوال: حیض کے خون کے کتنے اور کون کون سے رنگ ہیں؟

جواب: حَیض کے چھ رنگ ہیں۔

(۱)۔۔۔ سیاہ۔ (۲)۔۔۔ سرخ۔ (۳)۔۔۔ سبز۔ (۴)۔۔۔ زرد۔ (۵)۔۔۔ گدلا۔ (۶)۔۔۔ مٹیلا۔ پس سفید رنگ کی رطوبت حَیض نہیں۔(بہارِ شریعت ج۲،ص۳۷۳)

سوال: نفاس کی کتنی مدت ہے؟

جواب: نِفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں، نصف سے زِیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نِفاس ہے اور زِیادہ سے زِیادہ اس کا زمانہ چالیس دن رات ہے اور نِفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہو گا کہ آدھے سے زِیادہ بچہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زِیادہ باہر آجانا ہے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب السادس في الدماء المختصۃ بالنساء، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۷)

سوال: حیض و نفاس والی عورت کو کون کون سے امور کرنا منع ہیں؟

جواب: حیض و نفاس والی عورت کو درج ذیل امور کا کرنا حرام ہے:

(۱)۔۔۔ نماز پڑھنا۔ (۲)۔۔۔ روزہ رکھنا۔ (۳)۔۔۔ قرآنِ مجید کو دیکھ کر پڑھنا۔ (۴)۔۔۔ اسی طرح قرآنِ پاک زبانی پڑھنا۔ (۵)۔۔۔ قرآنِ پاک کا چھونا بلکہ کاغذ کے پرچے

پر کوئی سورت یا آیت لکھی ہو تو اس کا چھونا۔ (۶)۔۔۔ مسجد میں داخل ہونا۔ (۷)۔۔۔ طواف کرنا۔ (۸)۔۔۔ ہم بستری یعنی جماع کرنا۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۳۷۹)

سوال: حیض، نفاس اور استحاضہ کی حالت میں جو روزے نماز چھوٹے ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ان دِنوں میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ ("الدرالمختار"، کتاب الطهارة، باب الحيض، ج۱، ص۵۳۲) اور اِستحاضہ کی حالت میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔

("الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج۱، ص۳۹)

سوال: حالتِ نفاس میں عورت کو چالیس سے کم دنوں میں خون بند ہو گیا تو کیا نماز روزہ ادا کرے گی؟

جواب: اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلّہ پورا نہ ہو لے اگرچہ نِفاس ختم ہو لیا ہو، نہ نماز پڑھتی ہیں نہ اپنے آپ کو نماز کے قابل جانتی ہیں یہ محض جہالت ہے جس وقت نِفاس ختم ہوا اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں، ہاں! اگر نہانے سے بیماری کا صحیح اندیشہ ہو تو تیمم کر لیں۔ ("الفتاوى الرضوية"، ج۴، ص۳۵۵-۳۵۶)

وضو کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: وضو کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟ مختصر وضاحت بھی کیجئے۔

جواب: وضو کے چار فرائض ہیں:

(۱)۔۔۔چہرہ دھونا: ❁ شروعِ پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک چہرہ ہے اس حد کے اندر جِلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔ ❁ کنپٹی پر (یعنی رخسار اور کان کے بیچ میں) اگر گھنے بال ہوں تو بالوں کا ورنہ صرف کھال کا دھونا فرض ہے۔ ❁ مونچھوں یا بھوؤں یا بُچّی (یعنی نیچے کے ہونٹھ اور ٹھوڑی کے بیچ) کے بال (اگر ایسے) گھنے ہوں کہ (ان کے نیچے کی) کھال بالکل دکھائی نہ دے تو جِلد کا دھونا فرض نہیں (صرف) بالوں کا دھونا فرض ہے، اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جِلد کا دھونا بھی فرض ہے۔ ❁ اگر مونچھیں بڑھ کر لَبوں (یعنی ہونٹوں) کو چھپالیں تو اگرچہ گھنی ہوں، مونچھیں ہٹا کر لَب کا دھونا فرض ہے۔ ❁ داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گرد ے (یعنی حلقے) میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ

چَھدرے، تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔(بہارِ شریعت،ج۱،ص۲۸۹،۲۸۸)

(۲)۔۔۔ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا: ❁ اگر کُہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذَرّہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وُضو نہ ہو گا۔ ❁ ہر قسم کے جائز، ناجائز گہنے، چَھلّے، انگوٹھیاں ، کنگن وغیرہ اتنی تنگ (یعنی ٹائٹ) ہوں کہ نیچے پانی نہ بَہے تو اُتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہِلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈِھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔ ❁ ہاتھ کی زائد انگلی کا دھونا بھی فرض ہے۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۲۹۰)

(۳)۔۔۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا: ❁ مسح کرنے کے لئے ہاتھ تَر ہونا چاہیئے، خواہ ہاتھ میں تَری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔ ❁ کِسی عُضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تَری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عُضْو کے مسح کے لئے کافی نہ ہو گی۔ ❁ سر پر بال نہ ہوں تو جِلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چَوتھائی کا مسح فرض ہے۔ ❁ عمامے، ٹوپی، دُوپٹے پر مسح کافی نہیں۔ ہاں! اگر ٹوپی، دُوپٹا اتنا باریک ہو کہ تَری پُھوٹ کر چوتھائی سر کو تَر کر دے تو مسح ہو جائے گا۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۲۹۱)

(۴)۔۔۔ ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا: ❁ جس چیز کی آدمی کو عُموماً یا خُصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت واِحتیاط (یعنی اس چیز سے اپنے جسم کو بچائے رکھنے میں) حَرَج ہو، ناخنوں کے اندر یا اُوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر لگے رہ گئے اگرچہ جرم دار ہو، اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اگرچہ سَخْت چیز ہو وُضو ہو جائے گا، جیسے پکانے، گوندھنے

والوں کے لئے آٹا، رنگریز کے لئے رنگ کا جرم (یعنی جسم یا تہہ)، عورتوں کے لئے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لئے روشنائی کا جرم، مزدور کے لئے گارا مٹی، عام لوگوں کے لئے کوئے (یعنی آنکھوں کے کنارے) یا پلک میں سُرمہ کا جرم، اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ وغیرہا۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۲۹۲)

سوال: وضو میں صرف چار چیزوں کو فرض قرار دینے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: وضو میں اعضائے اربعہ (یعنی چہرہ، کہنی سمیت دونوں ہاتھ، سر اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں) کو اس لئے خاص کیا گیا کہ اللہ تعالی نے حضرتِ آدم علیہ السلام کو جنت میں ممنوعہ درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا مگر اس منع کے باوجود حضرتِ آدم علیہ السلام نے اسے کھالیا، اس کھانے میں آپ علیہ السلام کے چار اعضاء کی شمولیت تھی:

(۱)۔۔۔دونوں پاؤں: کہ آپ علیہ السلام ان کے ذریعے چل کر اس درخت کے پاس گئے۔

(۲)۔۔۔دونوں ہاتھ: کہ آپ علیہ السلام نے ان کے ذریعے اس کو پکڑا۔

(۳)۔۔۔چہرہ: کہ آپ علیہ السلام چہرے کے ذریعے اس کی طرف متوجہ ہوئے۔

(۴)۔۔۔ جب آپ علیہ السلام نے جانا کہ مجھ سے تو لغزش ہو گئی کہ اللہ تعالی نے اس کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا لہذا آپ علیہ السلام غم زدہ ہو گئے اور اسی غم کی حالت میں آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کو سر پر رکھا۔

پس اللہ تعالی نے ان چاروں اعضاء کو وضو میں دھلنا متعین کر دیا تاکہ ان سے وہ لغزش زائل ہو جائے جو ان سے ہوئی تھی۔ (البنایہ شرح الہدایہ جلد۔۱۔ص۱۴۲)

سوال: تب تو مناسب تھا کہ کلی کرنے کو بھی فرض قرار دیا جائے کیونکہ منہ کے ذریعے ہی کھایا گیا ہے۔

جوابِ اوّل: وضو میں کلی کرنا فرض قرار نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو کھانے کی ممانعت نہ تھی بلکہ قریب جانے کی ممانعت تھی جیسے کہ فرمانِ باری تعالی ہے:

وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ۔ ترجمۂ کنز الایمان: مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا۔ (پ۱ البقرۃ ۳۵)

پس منہ سے قربت نہ پائی گئی بخلاف اعضائے مذکورہ کے۔

جوابِ ثانی: کہا گیا ہے کہ وضو میں منہ کا دھونا فرض نہیں ہے کیونکہ منہ کا فعل قربت کے فعل کے بعد ہوا ہے۔

جوابِ ثالث: کہا گیا ہے کہ وضو میں منہ کو دھونا فرض نہیں ہے کیونکہ بدن کی پاکی سے منہ کی پاکی بھی حاصل ہو جاتی ہے، نیز منہ کو پاک کرنے والی چیز کلمۂ طیبہ ہے اور اسی وجہ سے سارے اعضاء کی طہارت منہ اور زبان سے ہے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جب تک کوئی کافر کلمۂ طیبہ نہ پڑھے اس وقت تک اس کو نجس سے موسوم کیا جاتا ہے اور جیسے کہ فرمانِ ربُّ العباد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! مشرک نِرے ناپاک ہیں۔ (پ۱۰ التوبۃ ۲۸)

اور جیسے ہی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا ہے تو اس کا سارا بدن پاک ہو جاتا ہے۔

سوال: وضو کرنے کا طریقہ بیان کریں۔

جواب: کعبۃُ اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اُونچی جگہ بیٹھنا مستحَب ہے۔ وُضو کے لئے **نیّت** کرنا سنّت ہے، نیّت نہ ہو تب بھی وضو ہو جائے گا مگر ثواب نہیں ملے گا۔ نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں ،دل میں نیّت ہوتے ہوئے زَبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہٰذا زبان سے اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں **حکمِ الٰہی بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کے لئے وُضو کر رہا ہوں۔** بسمِ اللہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سنّت ہے۔ بلکہ بسمِ اللہِ وَالحمدُ لِلّٰہ کہہ لیجئے کہ جب تک باوُضو رہیں گے فِرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ اب **دونوں ہاتھ** تین تین بار پَہنچوں تک دھوئیے، (نل بند کر کے) دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کا خِلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اُوپر نیچے کے دانتوں میں **مِسواک** کیجئے اور ہر بار مِسواک کو دھولیجئے۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: ”مسواک کرتے وقت نَماز میں قرآنِ مجید کی قِراءَت (قِراءَت) اور ذِکرُ **اللہ** کے لئے مُنہ پاک کرنے کی نیّت کرنی چاہئے۔“ اب سیدھے ہاتھ کے تین چُلّو پانی سے (ہر بار نل بند کر کے) اس طرح **تین کُلّیاں** کیجئے کہ ہر بار مُنہ کے ہر پرزے پر (حلق کے کَنارے تک) پانی بہہ جائے، اگر روزہ نہ ہو تو **غَرغَرہ** بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چُلّو (اب ہر بار آدھا چُلّو پانی کافی ہے) سے (ہر بار نل بند کر کے) **تین بار ناک** میں نرم گوشت تک پانی چڑھایئے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچایئے، اب (نل بند کر کے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی اُنگلی ناک کے سُوراخوں میں ڈالئے۔ **تین بار سارا چہرہ** اِس طرح دھوئیے کہ جہاں سے عادَتاً سر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ اگر **داڑھی** ہے اور اِحرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو (نل بند کرنے کے بعد) اِس طرح **خِلال** کیجئے کہ

اُنگلیوں کو گلے کی طرف سے داخِل کر کے سامنے کی طرف نکالئے۔ پھر پہلے **سیدھا ہاتھ** اُنگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے کہنیوں سمیت تین بار دھوئیے۔اِسی طرح پھر **اُلٹا ہاتھ** دھولیجئے۔دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مستحب ہے۔**اکثر لوگ چُلّو میں پانی لیکر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کہنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کہنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا بیان کردہ طریقے پر ہاتھ دھوئیے۔اب چُلّو بھر کر کہنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ** (بِغیر اجازتِ صحیحہ ایسا کرنا) **یہ پانی کا اِسراف ہے**۔اب(نل بند کرکے)**سر کا مسح** اِس طرح کیجئے کہ دونوں اَنگوٹھوں اور کلمے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کے سِرے ایک دوسرے سے مِلا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گُدّی تک اِس طرح لے جایئے کہ ہتھیلیاں سَر سے جُدا رہیں، پھر گدّی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آیئے، کلمے کی اُنگلیاں اور اَنگوٹھے اِس دَوران سَر پر بالکل مَس نہیں ہونے چاہئیں، پھر کلمے کی اُنگلیوں سے کانوں کی اندرونی سَطح کا اور اَنگوٹھوں سے کانوں کی باہَری سَطح کا مَسح کیجئے اور چُھنگلیاں (یعنی چھوٹی انگلیاں) کانوں کے سُوراخوں میں داخِل کیجئے اور اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کے پچھلے حصّے کا مَسح کیجئے۔ بعض لوگ گلے کا اور دھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مَسح کرتے ہیں یہ سنّت نہیں ہے۔**سر کا مسح کرنے سے قبل ٹونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنالیجئے** بِلا وجہ نل کُھلا چھوڑ دینا یا اَدھورا بند کرنا کہ پانی ٹپک کر ضائع ہوتا رہے اِسراف و گُناہ ہے۔**پہلے سیدھا پھر اُلٹا پاؤں** ہر بار اُنگلیوں سے شُروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مستحَب ہے کہ آدھی پِنڈلی تک تین تین بار دھولیجئے۔دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا سنّت ہے۔(خِلال کے دَوران نل بند رکھئے) اس کا مُستحَب طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا

سے سیدھے پاؤں کی چھنگلی کا خلال شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چھنگلیا سے اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلی پر ختم کر لیجئے۔(وضو کا طریقہ ص ۷۔۹)

سوال: وضو کرتے وقت کون کون سی دعائیں پڑھنی مستحب ہے؟

جواب: کُلّی کے وقت: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت: اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ۔

منہ دھوتے وقت: اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔

داہنا ہاتھ دھوتے وقت: اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔

بایاں ہاتھ دھوتے وقت: اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ۔

سر کا مسح کرتے وقت: اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ۔

کانوں کا مسح کرتے وقت: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ۔

گردن کا مسح کرتے وقت: اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ۔

داہنا پاؤں دھوتے وقت: اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔

بایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ۔

(بہارِ شریعت ج۱، ص۲۹۹)

سوال: وضو سے فارغ ہو کر کون سی دعائیں پڑھے؟

جواب: وُضو سے فارغ ہوتے ہی یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔

جو وُضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ تو اس پر مُہر لگا کر عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا اور قیامت کے دن اس پڑھنے والے کو دے دیا جائے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۳ ص ۲۱ رقم ۲۷۵۴)

حدیث پاک میں ہے: جس نے اچّھی طرح وُضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور کَلِمۂ شہادت پڑھا اُس کے لئے **جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں** جس سے چاہے اندر داخِل ہو۔ (سُنَنِ دارمی ج ۱ ص ۱۹۶ حدیث ۷۱۶)

جو وُضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سُورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھ لیا کرے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہو گی۔ (مَسائلُ القُرآن ص ۲۹۱)

حدیثِ مبارَک میں ہے: جو وُضو کے بعد **ایک مرتبہ** سُوْرَةُ الْقَدْر پڑھے تو وہ صِدّیقین میں سے ہے اور جو **دو مرتبہ** پڑھے تو شُہداء میں شمار کیا جائے اور جو **تین مرتبہ** پڑھے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میدانِ محشر میں اسے اپنے انبیاء کے ساتھ رکھے گا۔

(کَنْزُ الْعُمّال ج ۹ ص ۱۳۲ رقم ۲۶۰۸۵، اَلحاوی لِلفتاوی لِلسُّیوطی ج ۱ ص ۴۰۲)

سوال: وضو کا بچا ہوا پانی پینے کی کیا بر کتیں ہیں؟

جواب: **لوٹے** وغیرہ سے وضو کرنے کے بعد بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینے میں **شفا** ہے چُنانچِہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرحمٰن "فتاوٰی رضویہ" مُخَرَّجہ جلد 4 صَفْحَہ 575 تا 576 پر فرماتے ہیں: بَقِیَّۂ وضو (یعنی وضو کے بچے ہوئے پانی) کے لئے شرعاً عَظَمت و احترام ہے اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابِت کہ حُضُور نے وُضو فرما کر بقیہ آب (یعنی بچے ہوئے پانی) کو کھڑے ہو کر نوش فرمایا اور

ایک حدیث میں روایت کیا گیا کہ **اس کا پینا ستّر مَرَض سے شفا ہے۔** تو وہ ان اُمُور میں آبِ زمزم سے مُشابہَت رکھتا ہے ایسے پانی سے استنجا مناسب نہیں ۔ ''تنویر'' کے آدابِ وضو میں ہے: ''وضو کے بعد وُضو کا بَسمَاندہ (یعنی بچا ہوا پانی) قبلہ رُخ کھڑے ہو کر پیئے۔'' علّامہ عبد الغنی نابُلسی رَحْمَۃُاللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں : میں نے تجربہ کیا ہے کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وُضو کے **بَقِیَّہ** (بَ۔قِیْ۔یَہ) پانی سے شِفا حاصِل ہو جاتی ہے۔ نبیِّ صادِق صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس صحیح طبِّ نبوی میں پائے جانے والے ارشادِ گرامی پر اعتماد کرتے ہوئے میں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ (''فتاوٰی رضویہ'' مُخَرَّجہ جلد4صَفْحَہ 575 تا576)

سوال: کسی عضو کو دھونے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: کسی عُضو (عُضْ۔وْ) کو دھونے کے یہ معنٰی ہیں کہ اُس عُضْوْ کے ہر حصّے پر کم از کم دو قطرے پانی بہہ جائے۔ صرف بھیگ جانے یا پانی کو تیل کی طرح چپڑ لینے یا ایک قَطرہ بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے، اور نہ اِس طرح وُضو یا غسل ادا ہو گا۔

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ا ص ۲۱۸، بہارِ شریعت ج ا ص ۲۸۸)

سوال: وضو کی سنّتیں بیان کریں۔

جواب: ''**وُضو کا طریقہ**'' (حنفی) میں بعض سنّتوں اور مُستحبّات کا بیان ہو چُکا ہے اس کی مزید وَضاحت مُلاحظہ فرمایئے: ❁ نِیّت کرنا ❁ بسمِ اللہ پڑھنا۔ اگر وُضو سے قبل بسمِ اللہِ وَالحمدُ لِلّٰہ کہہ لیں تو جب تک باوُضو رہیں گے فِرِشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے ❁ دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھونا ❁ تین بار مِسواک کرنا ❁ تین چُلّو سے تین بار کُلّی کرنا ❁ روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا ❁ تین چُلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا ❁ داڑھی ہو تو (احرام میں نہ ہونے

کی صورت میں) اس کا خِلال کرنا ❁ ہاتھ اور ❁ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرنا ❁ پورے سر کا ایک ہی بار مَسح کرنا ❁ کانوں کا مَسح کرنا ❁ فرائض میں ترتیب قائم رکھنا (یعنی فرض اَعضاء میں پہلے منہ پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا پھر سر کا مسح کرنا اور پھر پاؤں دھونا) اور ❁ پے در پے وُضو کرنا یعنی ایک عُضو سوکھنے نہ پائے کہ دوسرا عُضو دھولینا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲۹۴، ۲۹۳ مُلَخَّصاً)

سوال: کیا دھوپ سے گرم ہونے والے پانی سے وضو کرسکتے ہیں؟

جواب: جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا، تو جب تک گرم ہے اس سے وُضو اور غُسل نہ چاہئے، نہ اس کو پینا چاہئے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچانا نہ چاہئے، یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہولے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے اِستِعمال میں اندیشۂ بَرص (یعنی بدن پر سفید داغ کا اندیشہ) ہے، پھر بھی اگر وُضو یا غُسل کر لیا تو ہو جائے گا۔ " (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۳۴، ۳۰۱)

سوال: نواقضِ وضو سے کیا مراد ہے؟ نیز چند نواقضِ وضو کی تفصیل بیان کیجئے۔

جواب: نواقضِ وضو سے مراد وہ کام اور چیزیں ہیں جن سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے مثلاً: خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا۔ ❁ پاخانہ، پیشاب، وَدِی، مَذِی، مَنی (جو بغیر شہوت نکلے)، کیڑا، پتھری مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وُضو جاتا رہے گا۔ ❁ گوشت میں انجکشن لگانے میں صِرف اِسی صورت میں وُضو ٹوٹے گا جب کہ بہنے کی مقدار میں خون نکلے۔ ❁ جب کہ نَس کا انجکشن لگا کر پہلے اُوپر کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لہٰذا وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ❁ آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ

ناپاک ہے اور وُضو بھی توڑ دے گا۔ ❁ چھالا نوچ ڈالا اگر اس کا پانی بہہ گیا تو وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ ❁ کھانے، پانی یا صَفْرا (یعنی پیلے رنگ کا کڑوا پانی) کی وہ قے جو منہ بھر ہو وُضو کو توڑ دیتی ہے۔ ❁ رُکوع و سُجُود والی نَماز میں بالغ نے قَہقَہہ لگا دیا یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وُضو بھی گیا اور نَماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صِرف خود سنا تو نَماز گئی وُضو باقی ہے، مُسکرانے سے نہ نماز جائے گی نہ وُضو۔ (مَراقی الفَلاح ص ۶۴)

سوال: منہ بھر قے کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو قَے (یعنی الٹی) تکلُّف کے بِغیر نہ روکی جا سکے اسے منہ بھر کہتے ہیں۔ منہ بھر قَے پیشاب کی طرح ناپاک ہوتی ہے اس کے چھینٹوں سے اپنے کپڑے اور بدن کو بچانا ضَروری ہے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۰۶،۳۹۰ وغیرہ)

سوال: منہ سے خون نکلنے کی صورت میں کب وضو ٹوٹتا ہے؟

جواب: مُنہ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالِب ہے تو وُضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، غَلَبے کی شناخت یہ ہے کہ اگر تھوک کا رنگ سُرخ ہو جائے تو خون غالِب سمجھا جائے گا اور وُضو ٹوٹ جائے گا یہ سُرخ تھوک ناپاک بھی ہے۔ اگر تھوک زَرد (یعنی پیلا) ہو تو خون پر تھوک غالِب مانا جائے گا لہٰذا نہ وُضو ٹوٹے گا نہ یہ زَرد تھوک ناپاک۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۰۵)

سوال: نیند سے وضو ٹوٹنے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: نیند سے وُضو ٹوٹنے کی دو شَرطیں ہیں: (۱)۔۔۔ دونوں سُرین اچّھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں۔ **(۲)۔۔۔** ایسی حالت پر سویا جو غافِل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو۔ جب دونوں شَرطیں جمع ہوں یعنی سُرین بھی اچّھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں نیز ایسی حالت میں سویا ہو

جو غافِل ہو کر سونے میں رُکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر ایک شَرط پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ (نماز کے احکام ص ۳۵)

سوال: کیا ستر کھلنے یا دوسرے کا ستر دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنا یا اور ستر کھلنے یا اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وُضو جاتا رہتا ہے محض بے اصل بات ہے۔ ہاں! وُضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہئے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رکھنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔ ("الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۳۵۲)

موزوں پر مسح کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو شخص بروزِ جمعہ مجھ پر سو بار دُرُودِ پاک پڑھے، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کِفایت کرے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: کیا وضو میں پاؤں دھونے کے بجائے موزے پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! جو مرد و عورت موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں پاؤں دھونے کے بجائے موزے پر مسح کرے جائز ہے۔ (نور الایضاح ص ۳۵)

سوال: موزوں پر مسح کرنے کے لئے کیا شرائط ہیں؟

جواب: موزوں پر مسح کرنے کے لئے چند شرطیں ہیں:

(۱)۔۔۔ موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زِیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک اُنگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے، ایڑی نہ کھلی ہو۔

(۲)۔۔۔ پاؤں سے چپٹا ہو، کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

(۳)۔۔۔ چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز (یعنی موٹی) چیز کا ہو جس میں پانی رس کر اندر نہ جا سکے۔ بلکہ اگر پورا کسی دبیز چیز کا ہے تو اس پر مسح جائز ہے اور اب

اسی قول پر فتوی ہے۔ ہاں! ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اُونی موزے پہنے جاتے ہیں اُن پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

(۴)۔۔۔ وُضو کر کے پہنا ہو خواہ پورا وُضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے بعد میں وُضو پورا کر لیا۔

(۵)۔۔۔ کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۳۶۴)

سوال: موزے پر مسح کرنے کی مدت کتنی ہے؟

جواب: موزے پر مسح کرنے کی مدت مقیم کے لئے ایک دن رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں۔ اور مدت کی شروعات موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے ہوگی مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج۱، ص۳۳)

سوال: موزوں پر مسح کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی تین انگلیاں، دہنے پاؤں کی پُشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پُشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لی جائے اور سنّت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔

(''الفتاوی الھندیۃ''، کتاب الطہارۃ، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج۱، ص۳۳)

سوال: موزوں پر مسح کرنے کے فرض کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب: موزوں پر مسح کرنے کے دو فرض ہیں: **(۱)**۔۔۔ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔ **(۲)**۔۔۔موزے کی پِیٹھ پر ہونا۔

(''مراقی الفلاح شرح نور الایضاح''، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ص۳۱)

سوال: مسح کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: مسح درج ذیل چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے:

(۱)۔۔۔جن چیزوں سے وُضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔ **(۲)**۔۔۔مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں دھو لینا کافی ہے پھر سے پورا وُضو کرنے کی حاجت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وُضو کر لے۔ **(۳)**۔۔۔موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اتارا ہو۔ **(۴)**۔۔۔موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زِیادہ حصہ دُھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زِیادہ پاؤں دھل گیا تو مسح جاتا رہا۔

(''الدر المختار'' و''رد المحتار''، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، مطلب: نواقض المسح، ج۱، ص۵۱۲) (بہارِ شریعت ج۱، ص۳۶۷۔۳۶۸)

سوال: جس پر غسل فرض ہو گیا وہ بھی پاؤں دھونے کے بجائے موزے پر مسح کر سکتا ہے؟

جواب: نہیں! جس پر غُسل فرض ہے وہ مَوزوں پر مسح نہیں کر سکتا، بلکہ اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔ (''الدرالمختار''، کتاب الطہارۃ، باب المسح علی الخفین، ج۱، ص۴۹۵)

غسل کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو مجھ پر شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ سو بار دُرُود شریف پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور تیس دُنیا کی۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص۱۱۱حدیث۳۰۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: غسل فرض ہونے کے کتنے اور کون کون سے اسباب ہیں؟

جواب: غسل فرض ہونے کے پانچ اسباب ہیں:

(۱)۔۔۔منی کا اپنی جگہ سے شَہوت کے ساتھ جُدا ہو کر عُضْو سے نکلنا۔ (۲)۔۔۔اِحتِلام یعنی سوتے میں منی کا نکل جانا۔ (۳)۔۔۔شَرمگاہ میں حَشَفہ (یعنی عُضوِ تناسل کی سُپاری) کا داخِل ہو جانا خواہ شہوت ہو یا نہ ہو، اِنزال ہو یا نہ ہو، دونوں پر غسل فرض ہے۔ (۴)۔۔۔حَیض سے فارِغ ہونا۔ (۵)۔۔۔نِفاس (یعنی بچّہ جَننے پر جو خون آتا ہے اس) سے فارِغ ہونا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۳۲۱تا۳۲۴)

سوال: غسل فرض ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کچھ ضروری احکام بیان کیجئے۔

جواب: (۱)۔۔۔منی شَہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جُدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اُٹھانے یا بُلندی سے گرنے یا فُضلہ خارِج کرنے کے لئے زور لگانے کی صورت میں خارِج ہوئی تو غسل فرض نہیں۔ وُضو بَہَر حال ٹوٹ جائے گا۔ (۲)۔۔۔اگر منی پتلی پڑ گئی اور پیشاب کے وقت یا وَیسے ہی بِلا شہوت اس کے قطرے نکل آئے غسل فرض نہ ہوا وُضو ٹوٹ جائے گا۔

(۳)۔۔۔ اگر اِحتِلام ہونا یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں تو غسل فرض نہیں۔
(۴)۔۔۔ نَماز میں شَہوت تھی اور منی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر باہَر نکلنے سے قبل ہی نَماز پوری کرلی اب خارِج ہوئی تو نَماز ہوگئی مگر اب غسل فرض ہوگیا۔(بہارِ شریعت ج۱ص۳۲۱تا۳۲۲)**(۵)۔۔۔** اپنے ہاتھوں سے مادّہ خارِج کرنے سے غسل فرض ہوجاتا ہے۔یہ گناہ کا کام ہے۔حدیثِ پاک میں ایسا کرنے والے کو ملعون کہا گیا ہے۔(اَمالی ابن بشران ج۲ص۵ رقم ۴۷۷) ایسا کرنے سے مردانہ کمزوری پیدا ہوتی ہے اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ بالآخر آدَمی شادی کے لائق نہیں رہتا۔

سوال: غسل کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟ نیز ان کی وضاحت بھی کیجئے۔

جواب: غسل کے تین فرائض ہیں:

(۱)۔۔۔ کُلّی کرنا: مُنہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پَچ کر کے ڈال دینے کا نام کُلّی نہیں بلکہ منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حَلْق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔**اِسی** طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہہ میں، دانتوں کی کھِڑکیوں اور جڑوں اور زَبان کی ہر کروَٹ پر بلکہ حَلق کے کَنارے تک پانی بہے۔روزہ نہ ہو تو غَرغَرہ بھی کرلیجئے کہ سنّت ہے۔دانتوں میں چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے رَیشے وغیرہ ہوں تو ان کو چھُڑانا ضَروری ہے۔ہاں! اگر چُھڑانے میں ضَرر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو مُعاف ہے، غسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رَہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چُھڑا کر پانی بہانا فرض ہے، پہلے جو نَماز پڑھی تھی وہ ہوگئی۔
(بہارِ شریعت ج۱ص۳۱۶)

(۲)۔۔۔ ناک میں پانی چڑھانا: جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگالینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نَرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شُروع تک دُھلنا لازِمی ہے۔اور یہ یوں

ہو سکے گا کہ پانی کو سُونگھ کر اُوپر کھینچئے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دُھلنے سے نہ رَہ جائے ورنہ غسل نہ ہو گا۔ ناک کے اندر اگر رینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چھُڑانا فرض ہے، نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ا ص ۴۴۳-۴۴۲)

(۳)۔۔۔ تمام ظاہِری بدن پر پانی بہانا: سَر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جِسم کے ہر پُرزے اور ہر ہر رُونگٹے پر پانی بہہ جانا ضَروری ہے، جِسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُوکھی رَہ جائیں گی اور غسل نہ ہو گا۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۳۱۷)

سوال: غسل کرنے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: بِغیر زَبان ہِلائے دل میں اِس طرح نیّت کیجئے کہ میں پاکی حاصِل کرنے کے لئے غسل کرتا ہوں۔ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھوئیے، پھر اِستنجے کی جگہ دھوئیے خواہ نَجاست ہو یا نہ ہو، پھر جِسم پر اگر کہیں نَجاست ہو تو اُس کو دُور کیجئے پھر نَماز کا سا وُضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھوئیے، **ہاں!** اگر چَوکی وغیرہ پر غسل کر رہے ہیں تو پاؤں بھی دھو لیجئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چُپَڑ لیجئے، خُصوصاً سردیوں میں (اِس دَوران صابُن بھی لگا سکتے ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہایئے، پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غسل کی جگہ سے الگ ہو جایئے، اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے۔ نَہانے میں قِبلہ رُخ نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہایئے۔ ایسی جگہ نہانا چاہئے جہاں کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکِن نہ ہو تو مَرد اپنا سِتر (یعنی ناف سے لے کر دونوں گُھٹنوں سَمیت) کسی موٹے کپڑے سے چھپالے، موٹا کپڑا نہ ہو تو حَسبِ ضَرورت دو یا تین کپڑے لپیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑا ہو گا تو پانی سے بدن پر چِپک

جائے گا اور مَعَاذَاللہ گُھٹنوں یارانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہو گی ۔ عورت کو تو اور بھی زِیادہ احتیاط کی حاجت ہے ۔دَورانِ غسل کسی قسم کی گُفتگو مت کیجئے، کوئی دُعا بھی نہ پڑھئے، نہانے کے بعد تَولئے وغیرہ سے بدن پُونچھنے میں حَرَج نہیں ۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رَکعت نَفل ادا کرنا مستحب ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۴، ماخوذ از بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۱۹ وغیرہ)

سوال: جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ پانی پہنچانے میں احتیاط نہ کی جائے تو وہ سوکھی رہ جانے کی وجہ سے غسل نہیں ہوتا، ان کی نشاندہی فرما دیجئے کہ وہ کون کون سی جگہیں ہیں؟

جواب: میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے نماز کے احکام صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۶ پر مرد و عورت کے غسل کی احتیاطیں یوں ذکر فرمائی ہیں:

(۱)۔۔۔اگر مَرد کے سر کے بال گُندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانا فرض ہے۔ اور (۲)۔۔۔عورت پر صِرف جڑ تر کر لینا ضَروری ہے کھولنا ضَروری نہیں۔ہاں! اگر چوٹی اتنی سخت گُندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضَروری ہے۔ (۳)۔۔۔اگر کانوں میں بالی یا ناک میں نَتھ کا چھید (یعنی سُوراخ) ہو اور وہ بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے ۔وُضو میں صِرف ناک کے نَتھ کے چھید میں اور غسل میں اگر کان اور ناک دونوں میں چھید ہوں تو دونوں میں پانی بہائیں۔ (۴)۔۔۔بھَوؤں، مُونچھوں اور داڑھی کے ہر بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دھونا ضَروری ہے۔ (۵)۔۔۔کان کا ہر پُرزہ اور اس کے سُوراخ کا منہ دھوئیں۔ (۶)۔۔۔کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائیں۔

(۷)۔۔۔ ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ منہ اُٹھائے بِغیر نہ دھلے گا۔(۸)۔۔۔ ہاتھوں کو اچّھی طرح اٹھاکر بغلیں دھوئیں۔(۹)۔۔۔ بازو کا ہر پہلو دھوئیں۔(۱۰)۔۔۔ پیٹھ کا ہر ذرّہ دھوئیں۔(۱۱)۔۔۔ پیٹ کی بلٹیں اُٹھاکر دھوئیں۔ (۱۲)۔۔۔ ناف میں بھی پانی ڈالیں اگر پانی بہنے میں شک ہو تو ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں۔ (۱۳)۔۔۔ جسم کا ہر رُونگٹا جڑ سے نوک تک دھوئیں۔ (۱۴)۔۔۔ ران اور پیڑو (یعنی ناف سے نیچے کے حصّے) کا جوڑ دھوئیں۔(۱۵)۔۔۔ جب بیٹھ کر نہائیں تو ران اور پنڈلی کے جوڑ پر بھی پانی بہانا یاد رکھیں۔(۱۶)۔۔۔ دونوں سُرین کے ملنے کی جگہ کا خیال رکھیں ،خُصُوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔ (۱۷)۔۔۔ رانوں کی گولائی ۔اور(۱۸)۔۔۔ پِنڈلیوں کی کروٹوں پر پانی بہائیں۔(۱۹)۔۔۔ ذَکَر (یعنی عُضوِ تناسل) و اُنْثَیَیْن (اُنْ۔ثَ۔یَیْن یعنی فوطوں) کی نچلی سطح جوڑ تک۔اور(۲۰)۔۔۔ اُنْثَیَیْن کے نیچے کی جگہ جڑ تک دھوئیں۔(۲۱)۔۔۔ جس کا خَتنہ نہ ہوا ہو، وہ اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی پہنچائے۔ (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ص۳۱۸،۳۱۷)

سوال: کسی جگہ زخم پر پٹی بندھی ہوئی ہو تو کیا وضو و غسل کرتے وقت اسے کھولنا ضروری ہے؟

جواب: ❁ زَخم پر پٹّی وغیرہ بندھی ہو اور اسے کھولنے میں نقصان یا حَرَج ہو تو پٹّی پر ہی مَسح کر لینا کافی ہے نیز کسی جگہ مرض یا درد کی وجہ سے پانی بہانا نقصان دِہ ہو تو اس پورے عُضو پر مَسح کر لیجئے۔ ❁ پٹّی ضَرورت سے زِیادہ جگہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہونی چاہئے ورنہ مَسح کافی نہ ہو گا۔ ❁ اگر ضَرورت سے زِیادہ جگہ گھیرے بِغیر پٹّی باندھنا ممکن نہ ہو مَثَلاً بازو پر زخم ہے مگر پٹّی بازوؤں کی گولائی میں باندھی ہے جس کے سبب بازو کا اچّھا حصّہ بھی پٹّی کے اندر

چھُپا ہوا ہے، تو اگر کھولنا ممکِن ہو تو کھول کر اُس حصّے کو دھونا فرض ہے۔ اگر نا ممکِن ہے یا کھولنا تو ممکِن ہے مگر پھر وَیسی نہ باندھ سکے گا اور یوں زَخم وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تو ساری پٹّی پر مَسح کر لینا کافی ہے، بدن کا وہ اچھّا حصّہ بھی دھونے سے مُعاف ہو جائے گا۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱، ص۳۱۸)

سوال: اگر سر سمیت نہانے میں مرض بڑھ جانے کا صحیح اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں کس طرح نہایا جائے؟

جواب: زُکام یا آشُوبِ چشم وغیرہ ہو اور یہ صحیح گمان ہو کہ سر سے نہانے میں مرض بڑھ جائے گا یا دیگر امراض پیدا ہو جائیں گے تو کُلّی کیجئے، ناک میں پانی چڑھائیے اور گردن سے نہائیے، اور سر کے ہر حصے پر بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لیجئے، غُسل ہو جائے گا، بعد صحت سر دھو ڈالئے، پورا غسل نئے سرے سے کرنا ضروری نہیں۔ ("الفتاوی الرضویۃ"، ج۱، ص۴۵۶، ۴۶۱)

سوال: بہتے پانی میں غسل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر بہتے پانی مثلاً دریا، یا نَہَر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رُکنے سے تین بار دھونے، ترتیب اور وُضو یہ سب سنّتیں ادا ہو گئیں۔ اس کی بھی ضَرورت نہیں کہ اَعضاء کو تین بار حَرَکت دے۔ ہاں! اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضاء کو تین بار حَرَکت دینے یا جگہ بدلنے سے تَثْلِیث (تَثْ۔لِیْ۔ثْ) یعنی تین بار دھونے کی سنّت ادا ہو جائے گی۔ برسات میں (یا نل یا فوارے کے نیچے) کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وُضو کیا تو وُہی تھوڑی دیر اس میں عُضو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حَرَکت دینا تین

بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۳۲۰) وُضو اور غسل کی ان تمام صورَتوں میں کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہو گا کہ یہ دونوں غسل میں فرض اور وُضو میں سنت ہیں۔

سوال: غسل کرنا کب سنّت ہے؟

جواب: جمعہ، عید الفطر، بقر عید، عرفہ کے دن (یعنی ۹ ذوالحجہ کو) اور احرام باندھتے وقت نہانا سنّت ہے۔ (بہارِ شریعت ج ا، ص ۳۲۴)

سوال: جس پر چند غسل ہوں تو کیا ہر ایک کے لئے الگ الگ غسل کرے گا؟

جواب: جس پر چند غسل ہوں سب کی نِیّت سے ایک غُسل کر لیا، سب ادا ہو گئے سب کا ثواب ملے گا۔ جُنُبی نے جُمُعہ یا عید کے دن غُسلِ جنابت کیا اور جمعہ اور عید وغیرہ کی نیّت بھی کر لی سب ادا ہو گئے، (ماخوذاًبہارِ شریعت ج ا ص ۳۲۵)

سوال: جس پر غسل واجب ہو اسے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: جس پر غُسل واجب ہے اسے چاہئے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ حدیث میں ہے جس گھر میں جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب تاخیر کرے گا گنہگار ہو گا اور کھانا کھانا یا عورت سے جِماع کرنا چاہتا ہے تو وُضو کر لے یا ہاتھ منہ دھو لے، کلی کر لے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وُضو کئے جِماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس کو اِحتِلام ہوا، بے نہائے اس کو عورت کے پاس جانا نہ چاہئے۔

(ماخوذاًبہارِ شریعت ج ا ص ۳۲۵۔۳۲۶)

سوال: جس پر غسل فرض ہو، اسے کون کون سے کام کرنا حرام ہیں؟

جواب: جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جس میں حروفِ مُقَطَّعات لکھے ہوں۔ (''الدرالمختار''و''ردالمحتار''، کتاب الطہارۃ، مطلب: یطلق الدعاء...إلخ، ج۱، ص۳۴۳، ۳۴۸)

سوال: جنبی کو جزدان اور رومال وغیرہ سے قرآنِ پاک چھونا کیسا ہے؟

جواب: اگر قرانِ عظیم جُزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں، یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآنِ مجید کا تو جائز ہے، کُرتے کی آستین، دُوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھُونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چَولی قرآن مجید کے تابع تھی۔
(''الدرالمختار''و''ردالمحتار''، کتاب الطہارۃ، مطلب: یطلق الدعاء...إلخ، ج۱، ص۳۴۸)

سوال: جنبی، حائضہ اور بے وضو شخص کے لئے قرآن کے ترجمے کو چھونے اور پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآنِ مجید ہی کا سا حکم ہے۔ یعنی یہ تینوں چھو نہیں سکتے مگر بے وضو شخص بغیر چھوئے پڑھ سکتا ہے اور جنبی اور حائضہ پڑھ بھی نہیں سکتے۔ (ماخوذاً بہارِ شریعت ج۱ ص۳۲۷)

سوال: ان سب کو فقہ، تفسیر اور حدیث کی کتابوں کو چھونے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چُھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حَرَج نہیں مگر مَوضَعِ آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔(ماخوذ بہار شریعت ج ا ص ۳۲۷)

سوال: جنبی اور حائضہ کو درودِ پاک اور دیگر دعائیں پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انہیں حَرَج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وُضو یا کُلی کر کے پڑھیں۔ نیز ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔

("الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج۱، ص۳۸)

سوال: دینی کتابوں کو رکھنے کی کیا ترتیب ہے؟

جواب: قرآن سب کتابوں کے اوپر رکھیں، پھر تفسیر، پھر حدیث، پھر باقی دینیات، علیٰ حسبِ مراتب۔ ("الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج۱، ص۳۵۴)

پانی کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۹۹ ا حدیث ۲۲۳۵۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: کس پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے؟

جواب: سات قسم کے پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز اور درست ہے:

(1)۔۔۔ آسمان کا پانی، جس کو بارش کہتے ہیں۔(2)۔۔۔ سمندر کا پانی، خواہ میٹھا ہو یا کھارا۔ (3)۔۔۔ نہر کا پانی، دریا کی شاخ یا بڑی نالی جو آب پاشی (یعنی سچھائی) کے لئے کھودی جائے اسے نہر کہتے ہیں۔(4)۔۔۔ کنواں کا پانی، جو زمین کھود کر نکالا جاتا ہے۔(5)۔۔۔ برف کا پگھلا ہوا پانی۔(۶)۔۔۔ اولے کا پگھلا ہوا پانی۔ (۷)۔۔۔ زمین یا پتھر سے جاری چشمے کا پانی۔

("الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطہارۃ، باب المیاہ، ج۱، ص۳۵۷)

سوال: استعمال کے اعتبار سے پانی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: استعمال کے اعتبار سے پانی کی پانچ قسمیں ہیں:

(1)۔۔۔ مائے مطلق۔(2)۔۔۔ مائے مکروہ۔ (3)۔۔۔ مائے مستعمل۔(۴)۔۔۔ مائے نجس۔(5)۔۔۔ مائے مشکوک۔(شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص۶۲)

سوال: مائے مطلق کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مائے مطلق سے وہ پانی مراد ہے جو اپنی اصلی خلقت پر ہو کہ جب محض پانی بولا جائے تو فوراً ذہن اس کی طرف منتقل ہو جیسے بارش، چشموں، دریاؤں اور کنویں وغیرہ کا پانی۔ یہ پانی اپنی ذات کے اعتبار سے پاک ہے اور دوسری چیزوں کو پاک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور نجاست حقیقی اور حکمی دونوں کو دور کر سکتا ہے یعنی اس سے وضو اور غسل و بدن اور کپڑے وغیرہ کو نجاست سے پاک کرنا درست ہے۔ (شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص ۱۱۵)

سوال: مائے مکروہ کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مائے مکروہ سے وہ پانی مراد ہے جس میں سے بلی یا اس جیسے دیگر جانور جیسے مرغی چوہا یا شکاری پرندے، باز، شاہین، سانپ وغیرہ نے پی لیا ہو یہ پانی پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے لیکن اس سے طہارت حاصل کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ اور یہ کراہت اس وقت ہے جب کہ مائے مطلق موجود ہو، اور اگر مائے مطلق موجود نہ ہو تو پھر کراہت نہیں۔ یہ حکم گھریلو بلی کا ہے اور اگر جنگلی بلی ہو تو اس کا جھوٹا ناپاک ہے۔ (شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص ۱۱۵)

سوال: مائے مستعمل کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی کا پَورا یا ناخُن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتا ہو جان بوجھ کر یا بھول کر دَہ در دَہ (یعنی سو ہاتھ، یا پچیس گز، یا دو سو پچیس فٹ) سے کم پانی (مَثَلاً پانی سے بھری ہوئی بالٹی یا لوٹے وغیرہ) میں پڑ جائے تو پانی مستعمل (یعنی استعمال شُدہ) ہو گیا اور اب وُضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اِسی طرح جس پر غُسل فرض ہو اس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصّہ پانی سے چُھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے کام کا نہ رہا۔ ہاں! اگر دُھلا ہاتھ یا دُھلے ہوئے بدن کا کوئی حصّہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۳۳)

پس مائے مستعمل پاک ہے، مگر اس کے اندر دوسری چیز کو پاک کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی۔ یعنی اس سے نجاستِ حکمیہ (یعنی وضو اور غسل) دور کرنا جائز نہیں، البتہ اگر کپڑے یا بدن پر نجاستِ حقیقیہ لگی ہو تو مستعمل پانی سے پاک کرنا جائز ہے۔

(شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص ۱۱۶)

سوال: مستعمل پانی کو وضو اور غسل کے قابل کیسے بنایا جاسکتا ہے؟

جواب: پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اَور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زِیادہ اس میں مِلا دیں، نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہہ جائے سب کام کا ہو جائے گا۔ یونہی ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں۔ ("الفتاوی الرضویة"، ج۲، ص۱۲۰)

سوال: مائے نجس کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مائے نجس ایسا پانی ہے جس میں کوئی ناپاک چیز گر جائے مثلاً پیشاب، پاخانہ، شراب وغیرہ اور وہ پانی بہنے والا نہ ہو بلکہ ٹھہرا ہوا ہو، اور کثیر نہ ہو بلکہ قلیل ہو تو وہ ناپاک ہو جائے گا اگرچہ پانی کے اندر نجاست کے اثرات (یعنی رنگ، بو، مزہ) میں سے کوئی ایک ظاہر نہ ہو، اور اگر پانی کثیر ہو یا بہنے والا ہو تو ناپاک نہیں ہو گا۔ اس پانی سے نجاستِ حکمیہ و حقیقیہ دونوں دور نہیں ہو سکتیں۔ (شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص ۱۲۰)

سوال: مائے مشکوک کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مائے مشکوک وہ گدھے یا خچر (جو گدھی اور گھوڑے کے ملاپ سے پیدا ہوا ہو) کا بچا ہوا پانی ہے (یعنی اس پانی سے انہوں نے پیا ہو)، یہ پانی طاہر (یعنی پاک) ہے لیکن اس کا

مطہر (یعنی پاک کرنے والا) ہونا مشکوک ہے اور مائے مشکوک کا مطلب یہ نہیں ہے کہ شریعت میں اس کا کوئی حکم نہیں بلکہ ان کے جوٹھے کو مشکوک کہنے سے مراد توقف ہے یعنی نہ اس کے مطہر ہونے کا حکم یقین کے ساتھ لگایا ہے اور نہ اس کے مطہر ہونے کی نفی کی گئی ہے اور توقف بھی ایک حکم ہے اس لئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ شریعت میں اس کا کوئی حکم نہیں ہے اور توقف کا حکم اس وقت ہوتا ہے جبکہ دلائل میں تعارض (یعنی ٹکراؤ) ہو جائے، اس لئے فقہاء مائے مشکوک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مائے مطلق کے نہ ہونے کے وقت مائے مشکوک کے استعمال کے بعد تیمم بھی احتیاطاً کرلے تاکہ یقین کے ساتھ اس کو پاک کہا جاسکے۔

(شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص ۱۲۰۔۱۲۱)

سوال: جاری پانی کسے کہتے ہیں؟ نیز یہ کب ناپاک ہو گا؟

جواب: جاری (یعنی بہتا) پانی وہ ہے کہ اس میں تنکا ڈال دیں تو بہالے جائے۔ اور یہ پاک اور پاک کرنے والا ہے۔ نَجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہو گا جب تک وہ نجاست اس کے رنگ یا بو یا مزے کو نہ بدل دے۔

("الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، مطلب في أن التوضی من العوض... إلخ، ج۱، ص۳۷۰)

سوال: مائے کثیر اور مائے قلیل کی کیا تعریف ہے؟

جواب: جو دَہ در دَہ یا اس سے زیادہ ہو وہ مائے کثیر (یعنی زیادہ پانی) ہے اور جو اس سے کم ہو وہ مائے قلیل (یعنی کم پانی) ہے۔ (شارق الفلاح شرح نور الایضاح ص ۱۲۰)

سوال: دَہ در دَہ کتنا بڑا ہوتا ہے؟

جواب: دس ہاتھ لمبا، دس ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اسے دَہ در دَہ اور بڑا حوض کہتے ہیں۔ یونہی بیس ہاتھ لمبا، پانچ ہاتھ چوڑا، یا پچیس ہاتھ لمبا، چار ہاتھ چوڑا، غرض کل لمبائی چوڑائی سو ہاتھ

ہو اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور سو ہاتھ لمبائی نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اور اس کے پانی کو تھوڑا کہیں گے اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو۔ (''الفتاوی الرضویۃ''، ج۲، ص۲۸۷، ۲۷۴)

سوال: نابالغ کے بھرے ہوئے پانی سے وضو اور غسل کرنا کیسا ہے؟

جواب: نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی مِلک ہو جائے، اسے پینا یا وُضو یا غُسل یا کسی اور کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے، ہاں! اگر وُضو کر لیا تو وُضو ہو جائے گا اور گنہگار ہو گا، یہاں سے مُعلّمین کو سبق لینا چاہئے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔ اسی طرح بالغ کا بھرا ہوا بغیر اجازت صرف کرنا بھی حرام ہے۔ (''الفتاوی الرضویۃ''، ج۲، ص۵۲۷)

تیمم کا بیان

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھے بغیر اُٹھ گئے تو وہ بدبودار مردار سے اُٹھے۔(شُعَبُ الْاِیمان ج۲ص۲۱۵حدیث۱۵۷۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوال: کن صورتوں میں تیمم کرنا جائز ہوتا ہے؟

جواب: جو پانی پر قادر نہ ہو اسے تیمم کرنا جائز ہوتا ہے اور پانی پر قادر نہ ہونے کی دو صورتیں ہیں:

(۱)۔۔۔اس کے چاروں طرف ایک ایک میل پانی ہی نہ ہو۔(۲)۔۔۔اس کے پاس پانی تو ہے مگر استعمال کرنے پر قادر نہ ہو۔اور ان دونوں کی چند صورتیں ہیں:

❁ جس کا وُضو نہ ہو یا نہانے کی حاجت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو وہ وُضو اور غسل کی جگہ تیمم کرے۔(بہارِ شریعت ج۱ص۳۴۶)

❁ ایسی بیماری کہ وُضو یا غسل سے اس کے بڑھ جانے یا دیر میں اچھّا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو یا خود اپنا تجربہ ہو کہ جب بھی وُضو یا غُسل کیا بیماری بڑھ گئی یا یُوں کہ کوئی مسلمان اچھّا قابِل طبیب جو ظاہِری طور پر فاسِق نہ ہو وہ کہہ دے کہ پانی نقصان کرے گا۔تو ان صورَتوں میں تیمم کرسکتے ہیں۔(دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۱ص۴۴۱۔۴۴۲)

اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے اور نہانے کے بعد سردی سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو **تیمم** جائز ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۴۸)

اگر یہ گمان ہے کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا، (یا ٹرین چھوٹ جائے گی) تو **تیمم** کرنا جائز ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۵۰)

وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ وُضو یا غسل کرے گا تو نَماز قضا ہو جائے گی تو **تیمم** کر کے نَماز پڑھ لے پھر وُضو یا غسل کر کے نماز کا اِعادہ کرنا (یعنی دہرانا) لازِم ہے۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۳ ص ۳۰۷)

عورت حیض و نِفاس سے پاک ہو گئی اور پانی پر قادِر نہیں تو **تیمم** کر کے نماز ادا کرے۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۵۲)

سوال: کن چیزوں سے تیمم کیا جا سکتا ہے اور کن چیزوں سے نہیں کیا جا سکتا؟

جواب: **جو** چیز آگ سے جل کر راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نَرم ہوتی ہے وہ زمین کی جِنس (یعنی قِسم) سے ہے اُس سے **تیمم** جائز ہے۔ جیسے رِیتا، چُونا، سُرمہ، گندھک، پتھر (ماربل)، زَبَرجد، فیروزہ، عَقیق وغیرہ جَواہِر سے **تیمم** جائز ہے چاہے ان پر غُبار ہو یا نہ ہو۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۵۷)

پکّی اینٹ، چینی یا مٹّی کے برتن سے **تیمم** جائز ہے۔ ہاں! اگر ان پر کسی ایسی چیز کا جِرم (یعنی جسم یا تہہ) ہو جو جِنسِ زمین سے نہیں مَثَلاً کانچ کا جِرم ہو تو **تیمم** جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۵۸)

جس مٹّی، پتھر وغیرہ سے **تیمم** کیا جائے اُس کا پاک ہونا ضَروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نَجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ صِرف خشک ہونے سے نَجاست کا اثر جاتا رہا ہو۔(بہارِ شریعت ج ۱

ص ۳۵۷) زمین، دیوار اور وہ گَرد جو زمین پر پڑی رہتی ہے اگر ناپاک ہو جائے پھر دھوپ یا ہوا سے سُوکھ جائے اور نَجاست کا اثر ختم ہو جائے تو پاک ہے اور اس پر نَماز جائز ہے مگر اس سے تیمم نہیں ہو سکتا۔

❁ یہ وَہم (یعنی شک) کہ کبھی نَجِس ہوئی ہو گی فُضول ہے اس کا اِعتبار نہیں۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۵۷)

❁ اگر کسی لکڑی، کپڑے، یا دَری وغیرہ پر اتنی گَرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے اُنگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تیمم جائز ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۵۹)

❁ چُونا، مٹّی یا اینٹوں کی دیوار خواہ گھر کی ہو یا مسجِد کی اس سے تیمم جائز ہے۔ مگر اس پر آئل پینٹ، پلاسٹک پینٹ اور مَیٹ فنش یا وال پیپر وغیرہ کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو جنس زمین کے علاوہ ہو، دیوار پر ماربل ہو تو کوئی حَرَج نہیں۔

سوال: تیمم کے کتنے اور کون کون سے فرائض ہیں؟

جواب: تیمم کے تین فرض ہیں:

(۱)۔۔۔نِیّت کرنا۔ (۲)۔۔۔سارے چہرے پر ہاتھ پھیرنا۔ (۳)۔۔۔ کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھوں کا مَسح کرنا۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۳۵۳۔۳۵۵)

سوال: تیمم کرنے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: تیمم کی نِیّت کیجئے (نیّت دل کے ارادے کا نام ہے، زَبان سے بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ مَثَلاً یوں کہئے: بے وُضوئی یا بے غسلی یا دونوں سے پاکی حاصل کرنے اور نماز جائز ہونے کے لئے تیمم کرتا ہوں) بِسْمِ اللہِ پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں کُشادہ کر کے کسی ایسی

پاک چیز پر جو زمین کی قسم (مَثَلًا پَتّھر، چُونا، اینٹ، دیوار، مٹّی وغیرہ) سے ہو، مار کر لَوٹ لیجئے (یعنی آگے بڑھایئے اور پیچھے لایئے)۔ اور اگر زِیادہ گَرد لگ جائے تو جھاڑ لیجئے اور اُس سے سارے چہرے کا اِس طرح مَسح کیجئے کہ کوئی حِصّہ رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رَہ گئی تو **تیمم** نہ ہو گا۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخُنوں سے لے کر کُہنیوں سَمیت مَسح کیجئے، اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ سیدھے ہاتھ کی پُشت پر رکھئے اور انگلیوں کے سِروں سے کُہنیوں تک لے جایئے اور پھر وہاں سے اُلٹے ہی ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کے پیٹ کو مَس کرتے ہوئے گٹّے تک لایئے اور اُلٹے انگوٹھے کے پیٹ سے سیدھے انگوٹھے کی پشت کا مَسح کیجئے۔ اسی طرح سیدھے ہاتھ سے اُلٹے ہاتھ کا مسح کیجئے۔ **اور** اگر ایک دم پوری ہتھیلی اور اُنگلیوں سے مسح کر لیا تب بھی **تیمم** ہو گیا چاہے کُہنی سے اُنگلیوں کی طرف لائے یا اُنگلیوں سے کُہنی کی طرف لے گئے، مگر سُنّت کے خِلاف ہوا۔ **تیمم** میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ ص۳۵۶، ۳۵۴، ۳۵۳)

سوال: اگر کوئی ایک ہی مرتبہ مٹی میں ہاتھ مار کر پہلے چہرے کا پھر اسی سے ہاتھوں کا مسح کرے تو کیا تیمم ہو جائے گا؟

جواب: ایک ہی بار ہاتھ مار کر منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لیا تو تیمم نہ ہوا۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ ص۳۵۵)

سوال: کیا وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق ہے؟

جواب: وُضو اور غُسل دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہے کوئی فرق نہیں ہے۔ اور جس پر نہانا فرض ہے اسے یہ ضروری نہیں کہ غُسل اور وُضو دونوں کے لئے دو تیمم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیت کرلے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غُسل یا وُضو کی نیت کی جب بھی کافی ہے۔ ("الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الطہارۃ، باب التیمم، ص۲۸)

سوال: جو لنجا ہو یا اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوں تو وہ کیسے تیمم کرے گا؟

جواب: کوئی لنجا ہے یا اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اسے تیمم کرا دے تو وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کر سکتا۔ ہاں! اس جیسا کوئی اور بھی ہے تو اس کی امامت کر سکتا ہے۔ ("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۶)

سوال: کس نیّت سے تیمم کرے تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: نماز اس تیمم سے جائز ہو گی جو پاک ہونے کی نیت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لئے کیا گیا ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادت مقصودہ نہیں) یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وُضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لئے طہارت شرط نہیں) کے لئے تیمم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لئے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں۔
("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع في التیمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۶)

سوال: کن صورتوں میں تیمم ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: (۱)۔۔۔جن چیزوں سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یا غُسل فرض ہو جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲)۔۔۔پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۹)

(پانی پر قادر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بیمار تھا اور پانی استعمال نہیں کر سکتا تھا، اب صحیح ہو گیا، یا پانی نہیں مل رہا تھا اب مل گیا، الغرض جس عذر کی وجہ سے تیمم کیا تھا وہ عذر ختم ہو گیا تو تیمم بھی ٹوٹ جائے گا)

سوال: کیا آبِ زمزم کی موجودگی میں تیمم کر سکتا ہے؟

جواب: ساتھ میں زم زم شریف ہے جو لوگوں کے لئے تبرکاً لئے جارہا ہے یا بیمار کو پلانے کے لئے اور اتنا ہے کہ وُضو ہو جائے گا تو تیمم جائز نہیں۔

("الفتاوی التاتارخانیۃ"، کتاب الطہارۃ، الفصل الخامس في التیمم، نوع آخر في بیان شرائطھم، ج۱، ص۲۳۴)

سوال: کیا جنبی شخص تیمم کر کے مسجد میں داخل ہو سکتا ہے؟

جواب: جس پر نہانا فرض ہے اسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لئے تیمم جائز نہیں ہاں! اگر مجبوری ہو جیسے ڈول رسّی مسجد میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لا دے تو تیمم کر کے جائے اور جلد سے جلد لے کر نکل آئے۔ ("الفتاوی الرضویۃ"، ج۱، ص۷۹۱)

سوال: مسجد میں سویا تھا احتلام ہو گیا تو اب کیا کرے؟

جواب: مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے تاخیر حرام ہے۔ ("الفتاوی الرضویۃ"، ج۳، ص۴۷۹)

ہاں! جو شخص عین مسجد کے کنارے میں ہو کہ پہلے ہی قدم میں خارج ہو جائے جیسے دروازے یا حُجرے یا زمین پیشِ حجرہ (یعنی حجرہ کے سامنے والی زمین) کے متصل سوتا تھا اور

احتلام ہوا یا جنابت یاد نہ رہی اور مسجد میں ایک ہی قدم رکھا تھا، ان صورتوں میں فوراً ایک قدم رکھ کر باہر ہو جائے کہ اس خروج (یعنی نکلنے میں) میں مرور فی المسجد (یعنی مسجد میں چلنا) نہ ہو گا اور جب تک تیمم پُورا نہ ہو بحالِ جنابت (یعنی جنابت کی حالت میں) مسجد میں ٹھہر نا رہے گا۔

("الفتاوی الرضویة"، ج۳، ص۴۸۰)

سوال: اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں نہ پانی ہے اور نہ پاک مٹی تو کیا کرے؟

جواب: اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اسے چاہئے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکاتِ نماز بلا نیتِ نماز بجالائے۔ مگر پاک پانی یا مِٹّی پر قادر ہونے پر وُضو یا تیمم کر کے نماز پڑھنی ہو گی۔(بہارِ شریعت ج۱،ص۳۵۳)

سوال: وضو کرنے سے پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمم کرے تو نہیں، ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی ایسا ہے کہ وُضو کرتا ہے تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمم کرے تو نہیں تو اسے لازم ہے کہ تیمم کرے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطہارۃ، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثالث، ج۱، ص۳۱)

مصنف کی کتابوں کا تعارف

مصنف کی اردو کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	اردو	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	اردو	423
3	میری سنت میری امت	اردو	231
4	کیا حال ہے؟	اردو	220
5	موت کے وقت	اردو	282
6	عقائد کی حکمتیں	اردو	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	اردو	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	اردو	276
9	قصور کس کا؟	اردو	64
10	نصاب مسائلِ نماز	اردو	80
11	آسان فرض علوم	اردو	696
12	آسان خطباتِ محرم	اردو	720
13	اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا	اردو	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟	اردو	165

15	محمد اور احمد کے راز	اردو	160
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟	اردو	276
17	چاند کی گواہی	اردو	64
18	قربانی کی تاریخ اور حکمتیں	اردو	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	اردو	176
20	شعبان اور شبِ براءت	اردو	50
21	قرآنی سورتوں کے مضامین	اردو	435
22	خطباتِ شفیقی جلد اول	اردو	477
23	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد اول	اردو	464
24	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد دوم	اردو	382
25	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد سوم	اردو	382
26	تدریس کے 26 طریقے	اردو	400
27	رفیق التدریس	اردو	376
28	تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے	اردو	135
29	فیضانِ قرآن کورس	اردو	256
30	فیضانِ شریعت کورس	اردو	700
31	چندہ کرنے کے 19 فارمولے	اردو	160
32	ما فعل اللہ بک؟	اردو	288

33	تنظیمی نصاب وبیانات	اردو	528
34	امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرنی جوابات	اردو	145
35	درود کی حکمتیں	اردو	98
36	شفیق المصباح شرح مراح الارواح	اردو	402
37	شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ	اردو	190
38	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو اول	اردو	200
39	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو دوم	اردو	200
40	القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر	اردو	192
41	شارق الفلاح شرح نور الایضاح	اردو	717
42	خلیلیہ شرح مناظرہ رشیدیہ	اردو	300
43	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد اول	اردو	372
44	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد دوم	اردو	390
45	صرف کے دلچسپ سوالات	اردو	375
46	ختمِ قرآن کی فضیلت اور مسائل	اردو	32
47	گلشنِ وظائف	اردو	64
48	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	اردو	592
49	فتحپور سیکری کی تاریخ	اردو	208
50	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	اردو	64

51	آگرہ کی تاریخ	اردو	400
52	آگرہ کے مقدس مقامات	اردو	160
53	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	اردو	208
54	افتخارِ نقیہ المعروف فرزندانِ آگرہ	اردو	300
55	تذکرِ وصال المعروف اولیاء کا وصال در مہینہ وسال	اردو	514
56	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	اردو	200
57	حرفوں کے راز	اردو	160
58	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
59	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
60	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
61	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	اردو	125
62	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	اردو	400
63	تسلیم التوقیت	اردو	200
64	انوارِ فلکیات	اردو	200
65	فیضانِ تقویم	اردو	200
66	صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت	اردو	43
67	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	57
68	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60

69	عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
70	مولی علی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	69
71	فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت	اردو	73
72	امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	50
73	امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
74	آسان اسلامی عقائد	اردو	163
75	عقائد اور دلائل	اردو	140
76	بدعت اور تقلید	اردو	48
77	تہتر فرقوں کا تعارف	اردو	37
78	انوارِ طہارت	اردو	76
79	تحفۂ نماز	اردو	272
80	میت سے تدفین تک	اردو	60
81	روزے کے احکام و مسائل	اردو	40
82	نورِ زکوۃ	اردو	40
83	دستورِ نکاح اور طلاق	اردو	92
84	قسم اور سزاؤں کا بیان	اردو	45
85	63 انوکھی معلومات	اردو	126
86	63 انوکھے سوالات	اردو	72

87	63 انوکھے چٹکلے	اردو	48
88	63 انوکھی پہیلیاں	اردو	42
89	63 انوکھی حکمتیں	اردو	117
90	63 انوکھی حکایات	اردو	158

مصنف کی ہندی کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	ہندی	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	ہندی	423
3	میری سنت میری امت	ہندی	231
4	کیا حال ہے؟	ہندی	220
5	موت کے وقت	ہندی	282
6	عقائد کی حکمتیں	ہندی	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	ہندی	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	ہندی	276
9	قصور کس کا؟	ہندی	64
10	آسان حنفی نماز	ہندی	96
11	آسان فرض علوم	ہندی	696

12	مختصر اسلامی ہسٹری	ہندی	720
13	اعلی حضرت کا چرچا رہے گا	ہندی	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟	ہندی	165
15	محمد اور احمد کے راز	ہندی	128
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟	ہندی	276
17	چاند کی گواہی	ہندی	64
18	قربانی کی ہسٹری اور حکمتیں	ہندی	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	ہندی	160
20	شعبان اور شبِ براءت	ہندی	50
21	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	640
22	فتحپور سیکری کی ہسٹری	ہندی	208
23	آگرہ کی ہسٹری	ہندی	400
24	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	ہندی	208
25	سرتاجِ آگرہ اور 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
26	تاج گنج کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
27	لوہامنڈی کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
28	ہینگ کی منڈی ونائی کی منڈی کے 17 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
29	سکندرہ اور اطراف کے 14 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32

30	سرائے خواجہ اور اطراف کے 6 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
31	شاہ گنج اور اطراف کے 13 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
32	بیلن گنج اور اطراف کے 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
33	نئی بستی اور دیوان خانہ کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
34	قبرستان پیر گیلانی کے 5 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
35	قبرستان پنچ کوئیاں کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
36	آگرہ کے غوث اور 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
37	جمنا پار آگرہ کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
38	مرزا خاندان کے 4 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
39	آگرہ کے مقدس مقامات	ہندی	160
40	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	ہندی	64
41	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	ہندی	200
42	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	ہندی	400
43	گلشنِ وظائف	ہندی	64
44	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
45	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
46	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
47	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	125

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کی کل تصنیفات 137 ہو چکی ہیں الحمد للہ علی احسانہ

کتابوں کی PDF ڈاون لوڈ کرنے کے لیے اس QR Code کو Scan کیجیئے